

10



حجۃ الہیہ کے مسائل

مفتی حبیب الرحمن صاحب مراد آبادی



ادارۃ اسلامیات ○ لاہور

مسائل سجدہ و سہو

مردتہ

مولانا حبیب الرحمن خیر آبادی
مفتی مدرسہ حیات العلوم مراد آباد

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب
مفتی دارالعلوم دیوبند

ناشر

ادارۃ اسلامیات • ۱۹۰ - انارکلی لاہور

222-247

DATA ENTERED

۲

پہلی بار عکسی : ستمبر ۱۹۸۰ء
 باہتمام : اشرف برادرز
 طباعت : دفاق پریس
 ناشر : ادارہ اسلامیات
 قیمت : ۴ - ۰۰

۲۹۴۴۵
 ح ۲۶ س
 ۱۱۸۸۵۴

ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی لاہور
 دارالاشاعت اردو بازار - کراچی
 مکتبہ دارالعلوم - دارالعلوم - کراچی ۱۳
 ادارۃ المعارف مدرسہ دارالعلوم - کراچی ۱۴

تقریظ

انما یرید حضرت مولانا نظام الدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند

عزیز محترم زیدت معالیکم و مبارککم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ مع ایک رسالہ دستیاب ہوا۔ اکثر حصہ بالاستیعاب دیکھا پھر چیدہ چیدہ
دیکھا۔ بڑی کاوش کی گئی ہے اور ماشاء اللہ کاوش میں کامیاب ہیں اور جناب کی
مساعی قابل ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول و نافع فرمائیں۔ بہت مفید معلومات اور کثیر
الوقوع جزئیات کا استقصا کر دیا گیا ہے۔

فجزاکم اللہ عنا وعن سائر المسلمین
احقر دل سے مسرور ہوا اور ہر وقت نافعیت و قبولیت اور آل عزیز کے
صحت و عافیت کا دعا گو ہے۔

فقط والدعاء والسلام
بندہ نظام الدین عفی عنہ
دارالعلوم دیوبند



فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۹	شروع کر دی	۱۵	تمہید
	سورہ فاتحہ کے بعد جس	۱۸	نماز کے فرائض
۲۹	سورت کا ارادہ کیا اس کے	۲۰	نماز کے واجبات
	علاوہ پڑھ لی۔	۲۱	نماز کی سنتیں
۳۰	سورہ فاتحہ کے بعد التحیات	۲۲	نماز کے آداب و مستحبات
	پڑھ لی۔	۲۴	سجدہ سہو کے اصول
۳۱	کسی آیت کو بار بار پڑھا	۲۷	سجدہ سہو کا طریقہ
۳۰	سورہ فاتحہ یا سورہ میں سے		قراءت میں سہو
	صرف ایک پڑھی۔		
	سورہ فاتحہ یا سورہ پڑھے	۲۸	سورہ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی
	بغیر شروع میں چلا گیا۔	۲۹	سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھا اور
۳۱	تین آیتوں کے بعد غلط پڑھا		کچھ حصہ رہ گیا۔
۳۱	صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں		سورہ فاتحہ کے بجائے سورہ

۳۴	سورت شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا۔	۳۱	فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھ لی۔
۳۵	خلاف ترتیب سورۃ پڑھ دی	۳۲	فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی۔
۳۶	خلاف ترتیب سورۃ شروع کی پھر ترتیب سے پڑھی۔	۳۳	امام نے چہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا۔
۳۷	آدھی سورہ پڑھ کر بھول گیا پھر شروع سے دوبارہ پڑھی۔	۳۴	منفرو نے چہری نماز میں آہستہ پڑھا۔
۳۸	فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا۔	۳۵	سورہ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھ لی۔
۳۹	نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی۔	۳۶	چہری نماز میں آہستہ تین آیتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا۔
۴۰	تجوید کی رعایت کیے بغیر قرآن پڑھا۔	۳۷	سری نماز میں بلند آواز سے تین آیتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا۔
۴۱	امام نے غیر نمازی کا قمر لے لیا	۳۸	فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی۔
۴۲	قراءت کر کے کچھ سوچتا رہا۔	۳۹	درمیان میں ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا۔
۴۳	قراءت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا۔	۴۰	
۴۴	نماز میں آیت بجدہ پڑھی اور دیر میں بجدہ تلاوت کیا۔	۴۱	

۳۳	قرأت میں غلطی کا قاعدہ کلیہ	۳۷	شروع میں اور سورۃ کے بعد دو مرتبہ
۳۴	قرأت میں کوئی کلمہ کم کر دیا	۳۸	سورہ فاتحہ پڑھی۔
۳۵	ہر رکعت میں پوری سورت پڑھے۔	۳۹	وتر یا تراویح میں امام نے آہستہ قرأت کی۔
۳۶	صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں	۴۰	رات کی نفل میں قصداً آہستہ قرأت کی۔
۳۷	ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا	۴۱	غیر نمازی کے کہنے پر امام نے آہستہ پڑھا
۳۸	چھوٹی تین آیتوں کی مقدار	۴۲	نماز میں ہوں ہوں کہنا۔
۳۹	رکوع اور سجدہ میں سہو	۴۳	والعصر اور لفظی خسری راہ سننے میں نہیں
۴۰	رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا۔	۴۴	ایک سورۃ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورۃ میں چلا گیا۔
۴۱	کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا۔	۴۵	نماز کی حالت میں بعض آیتوں کے ختم پر جواب دینا۔
۴۲	رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی۔	۴۶	درمیان میں چھوٹی سورہ چھوڑ دی۔
۴۳	شک ہو گیا کہ دو سجدے کیے یا ایک۔	۴۷	آنے والے کی رعایت سے قرأت طویل کرنا۔
۴۴	امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا۔	۴۸	کسی نے الحمد لیلہ ہی پڑھا۔
۴۵		۴۹	ہم العادون کی جگہ العادون پڑھ دیا
۴۶		۵۰	چند غلطیاں اور ان کا حکم

رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع

کر لیا۔

دور رکوع کر لیے۔

امام نے بھول کر تین سجدے کر لیے۔

سجدہ ہو واجب تھا اور انہیں کیا

سجدہ ہو کر نا سمجھ میں نہیں آیا۔

شبہ سے سجدہ ہو واجب نہیں۔

سجدہ ہو میں شک ہو گیا۔

مقتدی کا امام سے سجدہ ہو کر انا۔

سجدہ نہ ہو کیا اور سلام نہیں پھیرا۔

سجدہ ہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

سجدہ سورج نکلنے کے اندیشہ سے

شک کر دیا۔

محض شک کی وجہ سے سجدہ ہو کر لیا

امام سجدہ ہو بھول گیا تو مقتدی پر واجب

نہیں۔

سجدہ ہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر مقدمہ

لگایا۔

متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدہ کافی

سجدہ ہو میں ہو ہو گیا۔

لطیفہ۔

۴۸

مسافر نے سجدہ ہو کر کے اقامت

۴۹

کی نیت کر لی۔

سجدہ ہو رکعت کے قائم مقام

۵۰

نہیں ہوتا۔

سجدہ تلاوت تاخیر سے کیا۔

۵۰

جلسہ استراحت سے سجدہ ہو واجب

۵۱

نہیں ہوتا۔

سجدہ ہو تراویح میں

۵۱

سجدہ تلاوت رکوع میں

۵۲

سجدہ ہو میں صلوة التبیح پڑھنا

۵۲

صلوة التبیح کی تیج

رکوع یا سجدے کے بعد قوم یا جلسہ میں

۵۳

عجلت کرنا

سورہ حج کے آخری سجدہ کا حکم۔

۵۴

ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی

اور دوسری رکعت میں سجدہ تلاوت

۵۵

تاخیر سے کیا۔

	یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی پھر سلام کے بعد کسی نے	۵۷	سجدہ تلاوت کی کس قدر تاخیر سے سجدہ سہوا جب ہوتا ہے۔
۴۲	شک دلایا۔ دو رکعت نفل میں سہوا پھر	۵۸	آیت سجدہ نماز میں دوبارہ پڑھی۔ رکوع یا سجدہ میں التحيات پڑھ دی
	سجدہ کے بعد چار کا ارادہ کر لیا دوسری اور تیسری رکعت		رکعت کی تعداد میں سہوا
۴۳	ہیں شک ہو گیا۔ امام کو شک ہو گیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو۔	۵۹	پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا۔ نجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی۔
	ظہر کی چار رکعت سنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔	۶۰	ایک شبہ اور اس کا جواب رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا
۴۴	تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا۔	۶۱	چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھائی۔
	تراویح میں تین رکعت پڑھ لی اور قعدہ نہیں کیا۔	۶۲	چوتھی رکعت میں التحيات پڑھ کر پانچویں کے لیے کھڑا ہو گیا۔
	مسافر نہیں مگر اپنے کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی۔	۶۳	پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتداء کی۔
	پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔	۶۴	مسافر نے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی۔

قعدہ اور التیمات میں سہو

قعدہ اولیٰ میں التیمات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا۔

سجدہ سہو کر کے التیمات کی جگہ سوجہ فاتحہ پڑھ لی۔

التیمات کے بجائے قراءت کر لی۔ التیمات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا۔ قعدہ اولیٰ بھول گیا۔

نوافل میں قعدہ اولیٰ بھول گیا۔ نماز کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ لیا۔

قعدہ اولیٰ میں درود التیمات پڑھ دی۔

قعدہ اخیرہ میں درود التیمات پڑھ دی۔

قعدہ اولیٰ میں التیمات پڑھ کر خاموش رہا۔

قعدہ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا۔

قعدہ اولیٰ بھول گیا اور قعدہ اخیرہ میں یاد آیا۔

امام کے پیچھے التیمات رہ گئی۔

قعدہ اولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا۔ پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا۔

قعدہ اولیٰ کے بغیر کس حد تک اٹھ جانے پر سجدہ سہو واجب ہے۔

تراویح میں تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا۔

درود شریف دوم مرتبہ پڑھ لیا۔

آدھا درود شریف پڑھا۔

التیمات پڑھ کر سو گیا۔

التیمات بھول گیا اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرا۔

آخری رکعت میں التیمات

کے بعد کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ گیا۔

قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا۔

<p>عیدین میں زائد تکبیروں میں ایک تکبیر ہو گئی۔ عیدین کی تکبیروں میں ایک دو تکبیر زیادہ کہہ ڈالی۔ اللہ اکبر یا اللہ اکبر کہا۔ تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر امام سے پہلے کہ دیا۔ اللہ اکبر سیدھے کھڑے ہو کر کہنا۔ مریض کے لیے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا۔</p>	<p>۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰</p>	<p>التیمات اور درود کے بعد سجدہ ہو یاد آیا۔ مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ نہیں کیا۔ قعدہ اخیرہ میں التیمات درود اور دعا کے بعد کچھ سوچا رہا۔ قعدہ اخیرہ میں السلام علیکم کہہ کر مقتدی نے قعدہ دیا۔ وتر کی نماز میں قعدہ اولی واجب ہے، امام کے پیچھے مقتدی کی التیمات کا کچھ حصہ رہ گیا۔</p>
<p>اذکار و تسبیحات میں سہو</p>		<p>تکبیرات میں سہو</p>
<p>اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی۔ صلوٰۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی۔</p>	<p>۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰</p>	<p>تکبیر کہنا بھول گیا۔ تکبیر تحریمہ دوبارہ کہی۔ امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا چاہئے عید کی دوسری رکعت میں اذکار تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا۔</p>
<p>رکوع یا جہد میں بسم اللہ پڑھ دی۔</p>	<p>۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰</p>	<p>وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔</p>

<p>۸۵ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھ دیا۔</p>	<p>۸۰ نماز میں اللہ اللہ یا اللہ کہہ دیا۔ اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا آمین بلند آواز سے کہہ دی۔</p>
<p>مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام اٹھ گیا۔</p>	<p>۸۱ آمین غلط طریقے سے کہی۔</p>
<p>تسبیح اللہ لیل حمدہ کہہ دیا۔</p>	<p>نمازی نے کسی دوسرے کے ولّا</p>
<p>امام کے لیے ۵ - ۵ مرتبہ تسبیحات کہنا بہتر ہے۔</p>	<p>الضالین پڑھنے پر آمین کہہ دی۔ چھینکنے والے نے جواب الجواب میں</p>
<p>دعاے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے</p>	<p>آمین کہہ دی۔ چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ</p>
<p>دعاے قنوت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورہ بلانا بھول گیا</p>	<p>کہہ دیا۔ خوشی کی خبر پر الحمد للہ کہہ دیا۔</p>
<p>مقتدی کی قنوت پوری نہ ہوئی اور امام رکوع میں چلا گیا۔</p>	<p>بری خبر سن کر انا للہ پڑھی۔ بطور جواب قرآن کا کوئی ٹکرا پڑھا</p>
<p>دعاے قنوت پہلی یا دوسری رکعت میں پڑھی۔</p>	<p>دشک دینے والے کا سبحان اللہ کہہ کر جواب دیا۔</p>
<p>رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار سے کم ٹھہرا۔</p>	<p>کسی کا حکم دینے کے لیے سبحان اللہ کہا۔</p>
<p>دعاے قنوت کے لیے اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا۔</p>	<p>نماز میں بعض کلمات کہنے کا حکم ربنا لک الحمد کور ابنا لک الحمد کہا</p>

۹۰	سمجھ کر کھڑا ہو گیا۔	۸۸	دعا میں بلند آواز سے پڑھ دیں۔
۹۱	امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ ہو کیا تو مسبوق کیا کرے۔	۸۹	مسبوق ہو کر امام کے ساتھ نہ پھیرے۔
۹۲	مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ ہو نہیں کیا اور اپنی باقی ماندہ رکعت میں ہو ہو گیا۔	۹۰	مسبوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا۔
۹۳	مسبوق نے امام سے پہلے یا ساتھ سلام پھیر دیا۔	۹۱	مسبوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں ہو ہو گیا۔
۹۴	مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہوتا ہے۔	۹۲	مسبوق نے مغرب میں چھوٹی ہوئی دو رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا۔
۹۵	امام سے ہو ہو یا پھر حدیث بھی ہو گیا اور مسبوق خلیفہ بنا۔	۹۳	مسبوق نے امام کے سجدہ ہو کرنے کے بعد اقتدا کی۔
۹۶	مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ ہو کر پھر خود سے ہو ہو گیا تو دوبارہ سجدہ کرے۔	۹۴	مسبوق امام کے ہو کے بعد شریک ہوا۔
۹۷	لاحق امام کے ساتھ سجدہ ہو نہ کرے۔	۹۵	مسبوق سجدہ ہو کے دوسرے سجدہ میں شریک ہوا۔
۹۸	مسبوق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور دعا کر لی پھر یاد آیا۔	۹۶	مسبوق ہو کے سلام کو آخری سلام

مسبوق نے زائد رکعت میں امام
کی اقتدا کی۔

مسبوق جہری نماز میں زور سے
قراوت کرے یا آہستہ سے

امام کی نماز نہیں ہوئی تو مسبوق
کی بھی نہیں ہوئی۔

امام کی نماز میں نقصان ہوا تو مسبوق
کی نماز درست ہے۔

مسبوق قعدہ اخیرہ میں امام کے
ساتھ صرف التیحات پڑھے۔

مسبوق نے امام کے ساتھ قعدہ
اخیرہ میں درود اور دعا بھی پڑھ

لی۔
امام کے السلام کہہ دینے کے بعد

مسبوق شریک ہوا۔
سلام سے پہلے شریک ہوا تو شہد

پڑھ کے اٹھے۔
مسبوق اپنی بقیہ نماز امام کے پیچھے

کیسے پڑھے؟
مسافر امام کے پیچھے مقیم کو ایک رکعت ملی

مسافر امام کے پیچھے مقیم التیحات
میں شریک ہوا۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم شروع سے شریک ہوا
مسبوق ثنا و کب پڑھے۔

مسبوق رکوع میں ملے تو تحریمہ
کے بعد ہاتھ باندھ کر ملے۔

رکوع میں شامل ہوتے وقت تکبیر
تحریمہ کے بعد رکوع کی تکبیر بھی کہے۔

مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے یا درود دعا
پوری کرے۔

قعدہ اولیٰ میں مقتدی اپنا شہد پورا کر کے اٹھے
وتر کے قنوت میں مقتدی اپنی دعا و

قنوت پوری کیے بغیر رکوع میں چلا جائے۔
امام نے سورہ والناس پڑھی ہو تو مسبوق

کو نسی سورہ پڑھے۔
لاحق اپنی نماز کس طرح پوری کرے

مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں
شریک ہوا۔

لاحق کو وضو کے وقت شک ہوا اور
کچھ دیر ٹھہرا رہا۔

قتت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، وعلى آله واصحابه اجمعين، اما بعد :-

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ مرتبہ نماز فرض کی گئی ہے، مگر افسوس کہ دین سے غفلت اور لاپرواہی کی بنا پر آج نماز جیسی روزانہ پانچ مرتبہ ادا کی جانے والی عبادت کے مسائل سے بھی لوگ پوری طرح واقف نہیں ہیں اور اس نادانگہی کی بنا پر بسا اوقات لوگ اپنی نماز کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں، اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نماز فاسد ہو جاتی ہے اور ہمیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا۔

انسان بہر حال بشر ہے اپنی بشریت کے مطابق جہاں بہت سے معاملات میں اس سے بھول چوک ہو جاتی ہے اسی طرح عبادات کی دانگی میں بھی کبھی کبھی سو ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے کبھی نماز کے فرائض و واجبات میں سے کوئی فرض یا واجب چھوٹ جاتا ہے۔ کبھی ان کی ترتیب

آگے پیچھے ہو جاتی ہے۔ کبھی ان فرائض و واجبات کو دوبارہ سے بارہ ادا کر لیتا ہے۔ اسی طرح کبھی نماز کے سنن و مستحبات میں گڑبڑ ہو جاتی ہے، کبھی رکعتوں میں سو ہو جاتا ہے، کبھی قرأت کرنے میں غلطی ہوتی ہے کبھی کوئی آیت پڑھنے سے رہ جاتی ہے۔

غرض اس طرح کی بہت سی صورتیں نماز میں پیش آتی رہتی ہیں جہاں سرے سے نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے لیکن مسائل سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے اس فساد کی صورت میں بھی ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور امہ مساجد یہ سمجھتے ہیں کہ سجدہ سو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے اسی طرح بہت سی ایسی شکلیں پیش آتی ہیں جن میں آزر و غٹے شریعت سجدہ سو واجب ہوتا ہے۔ لیکن وہ سجدہ سو نہیں کرتے۔ اور بہت سی ان صورتوں میں جن میں سجدہ سو واجب نہیں ہوتا ان میں سجدہ سو کر لیتے ہیں اور نادانی کا یہ عالم ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں خواہ کسی قسم کی غلطی ہو جائے سو کر لینے سے ان سب کی تلافی ہو جاتی ہے اور بعض لوگوں کو سجدہ سو کا ایسا ہیضہ ہوتا ہے کہ معمولی سے معمولی چیز کے اوپر بھی سجدہ سو کیا کرتے ہیں وہ لوگ جو شریعت کے پابند کہلاتے ہیں اور مسائل سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں ان کا حال بھی یہ ہے کہ سجدہ سو کی صرف دو چار صورتوں سے واقف ہوتے ہیں اور بس!۔ یہی حال معمولی پڑھے لکھے لوگوں کا بھی ہے۔

میں نے بہت سی جگہوں پر یہ دیکھا کہ لوگوں کی نمازیں خراب ہو رہی ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر مجھے داعیہ پیدا ہوا کہ سجدہ سو کے مسائل کسی قدر تفصیل کے

ساتھ اگر اکٹھا کر دیئے جائیں اور انہیں کتابچہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تو اس سے بہت سے مسلمان بالخصوص ائمہ مساجد اپنی نمازوں کی اصلاح کر سکتے ہیں اور انہیں ناسد ہونے یا ناقص ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ یہ کتاب خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنائیں، اور یہ مسائل ان کو سمجھائیں۔

اس کتاب میں مجدد سہو کے اکثر مسائل آگئے ہیں اور لوگوں کے اعتماد و وثوق کی خاطر مسائل کے حوالہ جات ذاری کی مستند اور معتبر کتابوں سے موہ صفحات اور جلدت درج کر دیئے گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو مسلمانوں کے لیے مفید اور نفع بخش بنائے اور میرے لیے آخرت میں نفع و نجات بنائے۔ آمین۔

والسلام

مؤلف

نماز کے فرائض

یہاں ہم مختصر طور پر نماز کے فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کو ذکر کرتے ہیں تاکہ ان کے جاننے کے بعد آگے سجدہ ہو کے مسائل اور ان کے واجب ہونے کی صورتیں سہولت کے ساتھ سمجھ میں آسکیں آپ انہیں غور سے پڑھیں اور ذہن نشین فرمائیں۔

نماز میں احناف کے نزدیک کل چھ چیزیں فرض ہیں جن میں پانچ نماز کے رکن ہیں یعنی وہ نماز کے جزو ہیں اور ان سے نماز مرکب ہے اور چھٹی نماز کا جزو نہیں ہے۔ جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

۱۔ قیام ہے۔ یعنی کھڑا ہونا، فقہاء نے کھڑے ہونے کی حد یہ لکھی ہے کہ اگر ہاتھ بڑھاٹے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں فرض کی مقدار قرات کی جاسکے۔ قیام صرف فرض اور

۲۔ فقہ کی اکثر کتابوں میں تکبیر تحریمیہ کو نماز کے فرائض میں سب سے پہلا فرض شمار کیا گیا ہے۔ لیکن احناف میں ائمہ ثلاثہ اس بات پر متفق ہیں کہ تکبیر تحریمیہ نماز کے شرائط میں سے ہے۔ نماز کے ارکان و فرائض میں سے نہیں ہے۔ چونکہ تکبیر تحریمیہ کا ارکان نماز کے ساتھ شدید تعلق اور اتصال پایا جا رہا ہے اس وجہ سے اسے بھی فرائض میں سے ذکر کر دیا گیا۔ نماز کا رکن ہونے کی وجہ سے فرائض میں سے نہیں شمار کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو صغیری ص ۱۲۱ مجتہد)

واجب نمازوں میں فرض ہے اور صحیح قول کے مطابق فجر کی سنتوں میں بھی
قیام فرض ہے۔ (در مختار)

۲۔ قراءت :- یعنی قرآن مجید کا پڑھنا، کم از کم ایک آیت پڑھنا
فرض ہے خواہ چھوٹی آیت ہو یا بڑی لیکن اس ایک آیت کے لیے بھی شرط
یہ ہے کہ دو کلموں سے مرکب ہو اگر ایک ہی کلمہ یا ایک ہی دو حرف کی آیت
ہے جیسے مَدَّ هَامَتَانِ یا صَا، حَدْ تو صرف ان آیتوں کے پڑھنے
سے قراءت کا فرض ادا نہ ہوگا۔ فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں اور
وتر اور سنت و نفل کی سب رکعتوں میں قراءت فرض ہے۔ (در مختار)

۳۔ رکوع :- یعنی جھکنا۔ اس کی حد یہ بتائی گئی ہے کہ اس قدر جھک جائے
جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۴۔ سجدہ :- یعنی پیشانی کو زمین پر ٹیک دینا۔ ایک گھٹنا اور پاؤں
کی ایک انگلی کا زمین پر ہونا بھی ضروری ہے۔ روٹی دار فرش یا تکیہ، یا اسپرنگ
والا گداجس پر پیشانی کو کہیں استقرار نہیں ہوتا۔ یعنی برابر دبتا چلا جا رہا ہو
تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ پاؤں کے مقام سے سجدہ گاہ اگر ایک ہاتھ سے

زیادہ اونچی ہو تو اس پر بھی سجدہ درست نہیں (مراتی الفلاح)

۵۔ تعدد انجیلا :- یعنی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد
بیٹھنا اتنی دیر تک بیٹھا فرض ہے جس میں التحیات پڑھی جاسکے (در مختار)
۶۔ خروج بطن :- یعنی نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔ مطلب
یہ ہے کہ نماز کے ارکان کی ادائیگی کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی

ہو مثلاً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کننا۔ یا بات چیت کرنا یا اٹھ کر چلے جانا اور

قبلہ سے پھر جانا وغیرہ۔ (شامی)

نوٹ :- نماز میں اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز باطل ہوتی ہے وہ

نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ سجدہ سہو کرنے سے تلافی نہیں ہوتی۔

نماز کے واجبات

۱۔ تکبیر تحریمیہ خاص اللہ اکبر کے ساتھ کہنا۔ ۲۔ تکبیر تحریمیہ کے بعد اتنی دیر

تک کھڑا رہنا جس میں سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورہ پڑھی جاسکے۔ ۳۔ فرض

کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک ترتیب سورہ

فاتحہ کا پڑھنا۔ ۴۔ سورہ فاتحہ کے بعد فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب

نمازوں کی سب رکعتوں میں کوئی سورت پڑھنا جس کی مقدار کم از کم تین چھوٹی

آیات کے برابر ہو یا ایک ایسی آیت ہو خواہ وہ کسی سورت کا جزو ہو۔ ۵۔

ترتیب میں پہلے سورت فاتحہ پڑھنا پھر اس کے بعد کوئی سورت بلانا۔ ۶۔

توسہ کرنا۔ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا اس طور پر کہ تمام اعضا کے

جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجائیں۔ ۷۔ سجدہ میں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں

پاؤں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔ ۸۔ رکوع اور سجدہ میں ایک زبہ سبحان ربی

العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ کی مقدار پٹھنا۔ ۹۔ جلسہ کرنا۔ یعنی دونوں سجدوں کے

درمیان میں کم از کم ایک تسبیح کی مقدار پٹھنا۔ ۱۰۔ قعدہ اولیٰ کرنا یعنی چار رکعت

والی نماز میں دوسری رکعت پر التمجیات کی مقدار پٹھنا۔ ۱۱۔ قعدہ اولیٰ یا قعدہ

اخیرہ میں ایک مرتبہ التھیات پڑھنا۔ ۱۲۔ تہجد کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لیے اٹھ جانا۔ ۱۳۔ وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۴۔ امام کے لیے جہری نماز کی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھنا۔ اور ستری نماز میں آہستہ آواز سے پڑھنا۔ اسی طرح دن کی نفل نمازوں میں بھی آہستہ قراوت کرنا۔ ۱۵۔ نماز کو السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا۔ ۱۶۔ عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں کہنا۔ (در مختار، طحاوی، قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۔ نماز کے واجبات میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لے یا کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمیہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔ ۲۔ تکبیر تحریمیہ کہنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک یا کندھوں تک اٹھانا۔ ۳۔ تکبیر تحریمیہ کہتے وقت ہاتھوں کی شتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا۔ ۴۔ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرنا نہ بہت ملانا بلکہ اپنے حال پر

۱۔ جس نماز میں امام بلند آواز سے قراوت کرتا ہے اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔
۲۔ جس نماز میں امام آہستہ قراوت کرتا ہے اس کو ستری نماز کہتے ہیں۔

کھلی ہوئی رکھنا۔ ۵۔ تکبیر تحریر کے بعد فوراً ہاتھوں کو بغیر نیچے ٹسکائے مرد کا
 ناف کے نیچے اور عورت کا سینہ پر باندھنا۔ ۶۔ ہاتھ باندھنے میں دلہے ہاتھ
 کی سٹھلی کو بائیں سٹھلی پر رکھنا اس طرح کہ داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے
 بائیں کلانی کو پکڑا جائے اور بائیں میو انگلی بائیں کلانی پر پکڑا جائے۔ کیفیت صرف مردوں کے لیے ہے۔ ۷۔ ہاتھ
 باندھنے کے بعد فوراً **اللَّهُمَّ طَهِّرْنَا**۔ ۸۔ قرأت سے پہلے
 پہلی رکعت میں **أَعُوذُ بِاللَّهِ** پڑھنا۔ ۹۔ ہر رکعت کے شروع میں **بِسْمِ اللّٰهِ**
 پڑھنا۔ ۱۰۔ سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔ ۱۱۔ امام کے لیے **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ**
حَمِدَهُ کہنا۔ ۱۲۔ مقتدی کے لیے **رَبَّنَا كُنْ** الحمد کہنا اور منفرد کے لیے دونوں
 کہنا۔ ۱۳۔ امام کے لیے تکبیرات انتعالیہ بلند آواز سے کہنا۔ ۱۴۔ قیام کی حالت
 میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ کرنا۔ ۱۵۔ فجر اور ظہر میں طوالت
 مفصل اور عصر اور عشاء میں ادرساٹ مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا
 بشرطیکہ مسافر نہ ہو اور مسافر ہو تو اس کو اختیار ہے جو سورہ چاہے پڑھے۔
 ۱۶۔ فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت ڈیڑھ ہی قرأت کرنا
 ۱۷۔ رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ ۱۸۔ رکوع میں گھٹنوں کا دونوں
 ہاتھ سے پکڑنا اور عورتوں کے لیے صرف ہاتھ رکھ لینا۔ ۱۹۔ رکوع مردوں کے لیے
 ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کر کے رکھنا اور عورتوں کو بلا کر رکھنا۔ ۲۰۔ رکوع
 میں پنڈلیوں کا سیدھا رکھنا۔ ۲۱۔ رکوع میں مردوں کو اس قدر جھکنا کہ پیچھ اور
 سرین سب ایسے ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اتنا جھکنا کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں
 تک پہنچ جائیں۔ ۲۲۔ رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔ ۲۳۔

مردوں کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جہاز رکھنا اور عورتوں کے لیے بلا رکھنا
۲۲۔ سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا اور پہلے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر
ناک پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔ ۲۵۔
سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔ ۲۶۔ سجدے کی حالت میں
پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ اور زمین سے اٹھا ہوا رکھنا اور
عورتوں کے لیے ہاتھوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔ ۲۷۔ سجدے میں ہاتھ کی انگلیوں
کو ملا ہوا رکھنا اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ ۲۸۔ سجدے میں دونوں
زانوؤں کو ملا ہوا رکھنا۔ ۲۹۔ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ ۳۰۔
بکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھنا۔ ۳۱۔ دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدہ
اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں اس طرح بیٹھنا کہ دائیں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا ہو
اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بائیں پاؤں زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائیں
اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں
یہ کیفیت مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں
دائیں جانب نکال لیں اور سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔ ۳۲۔ التیمات میں شہادت
کی انگلی سے اشارہ کرنا اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے
کا حلقہ بنا لیں اور چھوٹی اور اس کے پاس کی انگلی بند کر لیں اور شہادت کی انگلی
لا الہ کہتے وقت اٹھائیں اور الا اللہ کہتے وقت رکھ دیں اور حلقہ کی اس
ہدایت کو اخیر تک باقی رکھیں۔ ۳۳۔ چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت
سے بعد ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ ۳۵۔ قعدہ اخیرہ میں التیمات کے

بعد درود شریف پڑھنا۔ ۳۵۔ درود شریف کے بعد دائیں ماٹورہ کا پڑھنا
 ۳۶۔ سلام پھیرتے وقت پہلی مرتبہ دائیں طرف اور دوسری مرتبہ بائیں طرف
 منہ پھیرنا۔ ۳۷۔ دونوں سلام میں امام کے لیے مقتدیوں اور حفاظت کرنے
 والے فرشتوں یعنی کراہاتین وغیرہ اور نیک جنات کی نیت کرنا اور مقتدیوں
 کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی فرشتوں اور امام کی اگر اس کے
 دائیں طرف ہے تو دائیں سلام میں اور بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور بالکل
 سامنے ہے تو دونوں سلام میں امام کی نیت کرے۔ ۳۸۔ امام کی بلند آواز سے
 کہنا۔ ۳۹۔ دوسرے سلام میں بہ نسبت پہلے سلام کے آواز کو لپٹ کرنا۔ ۴۰۔
 مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا اور مسبوق کو امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے
 کے بعد اٹھنا۔ (کمانی عامۃ کتب الفقہ والفتاویٰ)
 مسئلہ :- اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو اس سے سجدہ ہو واجب نہیں
 ہوتا ہے البتہ نماز مکروہ ہوتی ہے۔

نماز کے آداب و مستحبات

- ۱۔ تبخیر تحریمیہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر سے
 ہاتھ نکال لینا (بشرطیکہ سردی وغیرہ کا کوئی عذر نہ ہو) اور عورتوں کو چھپائے رکھ
 ۲۔ قیام کی حالت میں اپنی نظر سجدے کے مقام پر رکھنا اور رکوع کی حالت
 میں قدم کی پشت پر اور سجدے کی حالت میں اپنی ناک کی طرف اور قعدہ کی

حالت میں زانو پر اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ ۳۔ نماز میں حتی الامکان کھانسی کو روکنا۔ ۴۔ جمائی کے وقت منہ کو بند کر لینا اس کا طریقہ یہ ہے کہ قیام کی حالت میں اگر جمائی آئے تو اپنے دائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے اور بقیہ حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت رکھ کر اپنے منہ کو بند کرے۔ ۵۔ قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والا شہد بلا کمی و زیادتی کیے ہوئے پڑھے۔ ۶۔ قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا جس کو ہم اللہم انا نستعینک ونستغفرک سے شروع کرتے ہیں اس دعا کے بعد اگر ذیل کی دعائے قنوت بھی پڑھ لے تو بہتر ہے وہ دعا یہ ہے :-

اللہم اهدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن عافیت وتولنا فیمن تولیت
وبارك لنا فیما اعطیت وقنا شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک
وانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت
نستغفرک وتتوب الیک وصلی اللہ علی النبی الکریم۔ اللہم اغفر لنا
والمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات اللہم الف بین
قلوبہم واصلم ذات بینہم والصرہم علی عندک وعدوہم

یہ شہد وہی ہے جو احناف کے یہاں مشہور اور راجح ہے اور یہ التھیات بلا
والصلوٰۃ والطیبات کہ ساتھ شروع ہوتا ہے۔ دوسرا شہد سیدنا حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما والا کہلاتا ہے جو شوافع حضرات کے یہاں زیادہ راجح ہے
اور وہ التھیات المبارکات اللہ سے شروع ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

اللهم العن الكفرة الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون
رسلك ويقا تلون اولياءك اللهم شتت شملهم - اللهم
مضق جمعهم - اللهم دثر ديارهم وخرّب بنيانهم وانزل
بهم بأسك لا ترد ^{الذي} عن القوم المعجمين -

سجدہ سہو کے اصول

اوپر نماز کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات ذکر کیے گئے ہیں اب
ہم اجمالی طور پر سجدہ سہو کے واجب ہونے کے اصول ذکر کرتے ہیں تاکہ آگے
چل کر آپ کو مسائل کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

سجدہ سہو حسب ذیل وجہوں سے واجب ہوتا ہے :-

- ۱۔ نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر ترک کر دے۔
- ۲۔ کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔
- ۳۔ کسی واجب کی تاخیر ایک رکن کی مقدار کر دے۔
- ۴۔ کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لے۔
- ۵۔ کسی واجب کو متغیر کر دے جیسے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی نماز
میں بلند آواز سے قراءت کر دے۔
- ۶۔ نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔
- ۷۔ کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کر دے۔

۷۔ کسی فرض کو مکرر یعنی دو مرتبہ بھولے سے ادا کر لے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

عبادات کے اندر اصل یہ ہے کہ اسے کمال کی صفت کے ساتھ ادا کیا جائے اور صفت کمال کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ پس جس وقت بشریت کے تقاضے کے مطابق نماز میں کوئی کمی یا زیادتی ہو جائے اور اس کی وجہ سے نماز کے اجر و ثواب میں نقصان آجائے تو شریعت نے سجدہ سہو کر کے اس نقصان کی تلافی کرنے اور اپنی نماز کو اعلیٰ صفت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے اسی لیے سجدہ سہو کو واجب قرار دیا۔ مبسوط ج ۱ ص ۲۱۸۔

سجدہ سہو کسی نقصان کی وجہ سے ہوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے اس کے ادا کرنے کا طریقہ اخلاف کے یہاں یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشهد پڑھنے کے بعد پہلے دائیں طرف سلام پھیرے اس کے بعد دو سجدے کرے پھر تشهد درود شریف اور دعائے مانورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کے لیے سلام پھیرے۔

(شامی وغیرہ)

حدیث شریف میں آیا ہے سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "ہر سہو کے لیے دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔ (بدائع الصانع ص ۱۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

عند فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے (بدائع ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے پس اسے یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ صواب کو سوچے اور اس پر بنا کرے اور دو سجدے سلام کے بعد کرے۔

اسی طرح حضرت عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے بعد سلام کے بعد کیے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳)

قراءت میں سہو

سورہ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر دومرتبہ الحمد شریف پڑھ دی یا اکثر حصہ دوبارہ لوٹایا تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں دومرتبہ پڑھ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں، یہ مسئلہ فرضوں کا ہے لیکن اگر نوافل کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد شریف دومرتبہ پڑھ دی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔

(عالمگیری ص ۶۵)

سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور کچھ حصہ بڑھ گیا

اگر کسی نے سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا حصہ بھول گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ رہ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری ص ۶۵) مگر علامہ طحاوی نے لکھا ہے کہ راجح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

سورہ فاتحہ کے بعد سورہ شروع کر دی

اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اور بھول کر سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو سورت چھوڑ کر پہلے سورت فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد سورت بلائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے، اسی طرح اگر سورہ فاتحہ چھوڑ کر مکمل سورہ پڑھ لی۔ یا رکوع میں چلا گیا یا رکوع سے بھی اٹھ گیا، ان سب صورتوں میں لوٹ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر ترتیب کے مطابق بقیہ کام کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (عالمگیری ص ۶۵)۔

سورہ فاتحہ کے بعد جس سورہ کا ارادہ کیا اس کے علاوہ پڑھ لی

کسی نے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورہ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن غلطی سے دوسری سورہ پڑھ ڈالی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔
(عالمگیری ص ۶۵)

سورۃ فاتحہ کے بعد التہیات پڑھ لی

اگر کسی نے پہلے رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد التہیات پڑھ ڈالی تو اس پر سجدہ ہو کر نا واجب ہے اور اگر سورۃ فاتحہ سے پہلے التہیات پڑھی تو اس پر سجدہ ہو و واجب نہیں (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱)

کسی آیت کو بار بار پڑھا

اگر امام نے کسی آیت کی بار بار تکرار کی ہے یہ ایک رکن کی مقدار تاخیر ہو گئی تو سجدہ ہو و واجب نہیں اسی طرح اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہو گئی تو اس صورت میں بھی سجدہ ہو و واجب نہیں اور نہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوگی (شامی ص ۲۱۸ ج ۱)

سورۃ فاتحہ یا سورۃ میں سے صوف ایک پڑھی

اگر کسی نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھی یا صرف کوئی سورۃ پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ ہو و واجب ہوگا (در مختار حاشیہ شامی ص ۲۲۷ ج ۱)

سورۃ فاتحہ یا سورۃ پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا

اگر کسی نے بنا پڑھی وہ بھولے سے رکوع میں چلا گیا تو سورۃ فاتحہ پڑھی نہ ہی کوئی سورۃ پڑھی پھر یاد آیا کہ قرات رہ گئی تو اسے چھٹ کر رکوع میں لوٹ آئے اور قرات کرے پھر دوبارہ رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ ہو کرے (عالمگیری ص ۴۵ ج ۱)

تین آیتوں کے بعد غلط پڑھا

اگر امام نے سورۃ فاتحہ کے بعد تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ لی اس

لے ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔

کے بعد کہیں غلط پڑھ دیا، پس اگر وہ غلطی ایسی فحش ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں لقمہ دینا ضروری ہے ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آتا جب بھی لقمہ دینا جائز ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (کبیری ص ۱۷۱)

فائدہ :- کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تین آیت کے بعد امام قراوت میں جیسی بھی غلطی کرے اس کو لقمہ نہیں دینا چاہیے یا تین آیتوں کے بعد امام غلطی کرے تو کوئی حرج نہیں نماز ہو جاتی ہے یہ دونوں چیزیں غلط ہیں

صوف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورہ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں اور بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر قصداً رکوع میں چلا جائے تو نماز کو دو بارہ پڑھنا ضروری ہے۔ عالمگیری ص ۶۵

فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ بھی پڑھ لی

اگر فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ بھولے یا قصداً پڑھ لی تو سجدہ واجب نہیں۔ شامی ص ۲۷۸

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی

اگر فرض نماز کی خالی رکعتوں میں یعنی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے

سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ شامی ص ۷۸

امام نے جہوی نماز میں اہستہ اور اہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ قراوت کی اور سری نماز میں بلند آواز کے ساتھ قراوت کی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا، جب اس طرح چوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھی اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کا صرف ایک دو کلمہ پڑھا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۷۱)

منفرد نے جہوی نماز میں اہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا اگر جہری نماز میں آہستہ سے اور آہستہ والی میں بلند آواز سے قراوت کر دے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (عالمگیری ص ۸۲)

سورہ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا

کسی نے سورہ فاتحہ پڑھی اور چپ ہو گیا اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر خاموش کھڑا رہا اس کے بعد سورت بلائی تو اس پر سجدہ سہو

۱۔ جن نمازوں میں بلند آواز سے امام پڑھتا ہے جیسے مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں اس کو جہری نماز کہتے ہیں ۲۔ جن نمازوں میں امام آہستہ پڑھتا ہے جیسے ظہر اور عصر کی، ان میں ان کو سری نماز کہتے ہیں ۱۱ منہ۔

واجب ہے (در مختار ص ۳۹۳)

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ پڑھ لی

اگر کسی نے دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت دو بار پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۱)

جہری نماز میں اہستہ تین ایتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کر دیا اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی نے لقمہ دیا تو اس کو سورۃ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے (شامی ص ۴۹۴)

بسی نماز میں بلند آواز سے تین تین ایتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا

اگر امام نے بسی نماز میں یعنی ظہر یا عصر کی نماز میں چھوٹی تین آیتیں بلند آواز سے پڑھ دیں اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قراءت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھ چکا ہے اس کے بعد سے آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آہستہ آواز کے ساتھ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شامی ص ۴۹۴

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

فرض نماز کی عیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے قراءت کی تو

اگر چہ فرض کی خالی رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے لیکن قرأت کرنے کی صورت میں چونکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے اس لیے سجدہ ہو واجب ہوگا۔
(شامی ص ۲۹۷)

درمیان سے ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں

اگر قرأت کرتے ہوئے درمیان سے ایک یا دو آیتیں یا آیت کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس صورت میں سجدہ ہو واجب نہیں ہے (عالمگیری ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا

اگر ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے بعد امام بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کر استدرست ہے اس پر سجدہ ہو واجب نہیں ہے اور اگر ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا اس کے بعد رکوع میں گیا تو سجدہ ہو واجب ہوگا (شامی ص ۲۲۷)

سورۃ شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا

اگر امام نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی اس کے بعد سورۃ شروع کی تو بھول گیا اور تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا پھر اس کے بعد دوسری سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں سجدہ ہو واجب ہے اور تین تسبیح سے کم مقدار خاموش رہا تو سجدہ ہو واجب نہیں (درمختار برعاشیہ شامی ص ۶۷)

خلاف ترتیب سورہ پڑھ دی

کسی نے دوسری رکعت میں خلاف ترتیب پہلے سورہ پڑھ دی مثلاً پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکفرون پڑھی اور دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اَنْزَلْنَا السُّورَاتِ اَنْزَلْنَاهَا نَزْلًا مُّجْتَمِعًا مِّنْ لَّدُنْ سَمَوَاتٍ سَبْعٍ مَّرَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّذٰکُرُونَ اور اگر قصداً ترتیب پڑھا تو نماز مکروہ ہوئی اور ان دونوں صورتوں میں سے کسی میں عجزہ ہو واجب نہیں (شامی ص ۱۵۱)

خلاف ترتیب سورہ شروع کی پھر ترتیب سے پڑھی

اگر کسی نے دوسری رکعت بھول کر خلاف ترتیب سورہ شروع اور شروع کرتے ہی یاد آگیا پھر اس نے اسے چھوڑ کر دوسری سورہ ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی تو اس کی نماز درست ہے مگر مکروہ ہوئی اور اس پر عجزہ واجب نہیں البتہ اس کے لیے وہ سورہ چھوڑ کر دوسری سورہ شروع کرنا نہیں (شامی ص ۱۵۱)

ادھی سورہ پڑھ کر بھول گیا پھر شروع سے دوبارہ پڑھی

امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورہ شروع کی اور ادھا حصہ پڑھ کر بھول گیا دوبارہ سے شروع سے لوٹا کر پوری سورہ پڑھی تو نماز ہو گئی اس عجزہ ہو واجب نہیں (شامی ص ۱۸۲)

فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر کسی نے فرض کی آخری دونوں رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا اور بالکل خاموش رہا تو اس کی نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں رعایت

نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی

کسی نے نفل نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی یا وتر کی تیسری رکعت میں فاتحہ چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری ۱/۴۵)

تجوید کی رعایت کیے بغیر قرآن پڑھا

اگر کسی نے جہری نماز میں تجوید کی رعایت کیے بغیر قرآن پڑھا تو اس سے سہو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے نماز میں فساد ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا (مستفاد از عالمگیری)

امام نے غیر نمازی کا لقمہ لے لیا

امام قراءت کرتے ہوئے دھول گیا اور کسی ایسے شخص نے جو امام کے نماز میں شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لے لیا تو اس میں نقص ہے کہ اگر امام نے اس شخص کا لقمہ فوراً لے لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور کچھ توقع کے بعد لیا تو نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہ ہوگا

قراوت کو کے کچھ سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قراوت کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ایک
کی مقدار (یعنی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھا جا سکے) کھڑا کچھ سوچتا
و اس پر سجدہ ہو واجب ہے (عالم گیری ص ۴۵)

قراوت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

اگر امام نے نماز میں قراوت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ
یماز فاسد ہو گئی، سجدہ ہو سے وہ نماز صحیح نہ ہوگی اس کو دوبارہ پڑھنا
پڑی ہے (شامی ص ۲۴۰)

زمین آیت سجدہ پڑھی اور دیر میں سجدہ تلاوت کیا

اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدہ تلاوت نہیں کیا
پھر کچھ دیر کے بعد یاد آیا اور یاد آئے ہی اس نے سجدہ تلاوت کر لیا
پس سجدہ واجب ہوگا۔ عالم گیری ص ۱۶۶۔

شروع میں اور سورہ کے بعد دومرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی

کسی شخص نے شروع میں سورہ فاتحہ پڑھی اور پھر کوئی سورہ بھی بلائی اس کے

بعد بھول کر دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھ لی تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں
 سر اجیہ بر حاشیہ قاضی خان ص ۷۲

وترا یا تراویح میں امام نے اہستہ قراوت کی

کسی امام نے اگر وترا یا تراویح کی نماز میں آہستہ آواز سے قراوت
 ہو واجب ہوگا (عالم گیری ص ۶۶)

رات کی نفل میں قصداً اہستہ قراوت کی

کسی نے رات میں نفل نماز کی امامت کی اور قصداً آہستہ آواز سے
 کی تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں لیکن ایسا کرنا برا ہے اور اگر بھول کر
 آہستہ آواز سے کی تو سجدہ ہو واجب ہوگا۔ (عالم گیری ص ۶۶)

غیر نمازی کے کہنے پر امام نے اہستہ پڑھا

امام نے عصر یا ظہر کی نماز میں بھول کر بلند آواز سے قراوت شروع
 کسی غیر نمازی نے زور سے کہا کہ آہستہ آہستہ پڑھو، پس اس صورت
 کے بعد آہستہ پڑھا تو نماز درست ہے اور اگر فوراً اس کے کہنے سے
 شروع کیا تو نماز صحیح نہ ہوگی اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے
 (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۸۱)

نماز میں ہوں ہوں کہا

بعض جاہل پیروں کے جاہل مریدین کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کی حالت میں کبھی قراءت سن کر اور کبھی سب سے نماز میں بھی خواہ مخواہ "ہوں ہوں" کر کے پیچ مارتے ہیں پس اس طرح ہوں ہوں کرنا اور پیچ و پکار کرنا اگر حُضبت و دوزخ کے ذکر سے نہیں ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدہ ہو سے کام نہ چلے گا، ایسے جاہلوں کو سختی کے ساتھ روکنا چاہیے وہ اپنی نماز بھی فاسد کرتے ہیں اور دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں۔ شامی ص ۵۷۹

والعصر اور لفظِ خسریٰ کی راہِ سننے میں نہیں الٹی

کسی امام نے جہری نماز میں سورہ عصر پڑھی اور اس طرح پڑھی کہ والعصر کے اوپر وقف کیا اور سننے والے نے والعصر، سنا۔ اسی طرح لفظِ خسریٰ پر وقف کیا تو لفظِ خس سنا تو ایسی صورت میں سننے والے کا اعتبار نہیں بلکہ پڑھنے والے کا اعتبار ہے اگر اس نے صحیح قراءت کی ہے تو نماز درست ہے۔ عالمگیری زلۃ القاری

ایک سورہ پڑھتے ہوئے بہول گیا اور دوسری سورہ میں چلا گیا

امام نے سورہ والعصر پڑھی اور الاذین امنوا و عملوا الصالحات پڑھ کر والتین میں پہنچ گیا یعنی اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ پڑھنے لگا اور آخر تک پڑھ

ڈالا تو نماز ہو گئی سجدہ ہو کی ضرورت نہیں ہے اور مختار بر حاشیہ شامی ص ۹۲

نماز کی حالت میں بعض ایتوں کے ختم پر جواب دینا

بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ نماز میں امام سورہ الرحمن پڑھتا ہے تو جب
فِي آيَةِ الْاٰرْتِكَا تَكْذِبَانَ پڑھ کر خاموش ہوتا ہے تو مقتدی حضرات بلند
آواز سے لا بیتی من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد پڑھتے ہیں
اور جس وقت سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ پڑھتا ہے تو مقتدی سبحان ربی الاعلیٰ
پڑھتے ہیں اور سورہ والتین کے آخر میں مقتدی و انالك من الشاهدين
پڑھتے ہیں اس طرح امام کا قراءت کے بعد رکنا اور مقتدیوں سے جوابات سننے کے
بعد پھر قراءت کرنا جائز نہیں ہے اس میں غیر قرآن کے ساتھ مشغول ہونا اور
امام کا مقتدی کے تابع ہونا لازم آتا ہے اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی اس کا
دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ائمہ اربعہ میں صرف حضرت امام شافعیؒ جائز فرماتے
ہیں البتہ فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر تنہا اپنی نفل نماز میں پڑھے تو گنہگار ہے
جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ والفقهاء ائمام بمعانی الحدیث۔ فقہاء حدیث
کے مطلب سب سے زیادہ جانتے ہیں (کبیری ص ۲۴۵)

درمیان میں چھوٹی سورہ چھوڑ دی

امام نے پہلی رکعت میں اَرَأَيْتَ الَّذِي پڑھی اور دوسری رکعت میں
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی یعنی درمیان میں اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ سُوْرَةَ جُثُوْرٍ

تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ سجدہ ہو کر نا واجب نہیں ہے (شامی ص ۲۵۱ ج ۱)

انے والے کی رعایت سے قراءت طویل کرنا

کسی اپنے خاص آدمی کے شامل ہونے کی وجہ سے قراءت لمبی کی یا رکوع لمبا لیا تو اس سے سجدہ ہو واجب نہیں البتہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر عام لوگوں کے شامل ہونے کے لیے ایسا کیا تو مکروہ تنزیہی ہے
(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۲ ج ۱)

کسی نے الحمد لیلہ ہی پڑھا

اگر کسی نے قراءت میں ایسی غلطی کی جس کے سبب معنی بدل جائیں مثلاً الحمد لله رب العالمین کی جگہ الحمد و لیلہ ہی پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی (شامی ص ۴۲ ج ۱)

ہم العادون کی جگہ العادون پڑھ دیا

اگر کسی نے نماز میں اولئک ہم العادون کی جگہ العادون یعنی دال کی تشدید کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

چند غلطیاں اور ان کا حکم

اگر کسی نے نماز میں قوآنا کی جگہ قوآنا قاف کا زبر پڑھا، لَعْبَدٌ کی

کی جگہ نَعْبُدُ بَادِکَازِ بَرِیْطَہَا۔ قَتَلُوا تَقْتِیلًا میں تاد کی تشدید چھوڑ دی۔ قُلْ
 اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں باد کی تشدید چھوڑ دی۔ اِنَّ النَّفْسَ لَآ مَآئِدًا
 میں سیم کی تشدید چھوڑ دی اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں یاد کی تشدید چھوڑ دی۔ اَفَعِیْنَا
 کی جگہ اَفَعِیْنَا یاد کی تشدید کے ساتھ پڑھا۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ اِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ پڑھا تو ان سب صورتوں میں متقدمین علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو
 جاتی ہے مگر متاخرین کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے
 (شامی ص ۲۲۳)

اگر کسی نے یُدْعُ الْیَتِیْمَ کی جگہ یُدْعُ الْیَتِیْمَ پڑھ دیا یعنی عین کی تشدید
 چھوڑ دی تو نماز درست ہے اور اگر یُدْعُ الْیَتِیْمَ یعنی دال کے جزم کے ساتھ
 پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی (کبیری ص ۲۵۳)

کسی نے اللہ الصَّہْدُ کو سین سے پڑھ دیا تو نماز درست ہے سُوْرَةُ
 اَنْزَلْنَاہَا کی جگہ سُوْرَةُ صَاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے
 سَوَاطِ عَذَابِ کی جگہ سَوَاطِ عَذَابِ یعنی صَاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز فاسد
 ہو جائے گی۔ قَسُوْرَةُ کی جگہ قَسُوْرَةُ یعنی صَاد کے ساتھ پڑھ دیا جب
 بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۲۵۵)

کسی نے اِلَّا مَا اضْطُرُّرْتُمْ کی جگہ مَا اضْطُرُّرْتُمْ زَاد کے ساتھ یا
 مَا اضْطُرُّرْتُمْ ظاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز ہوگی اور اگر مَا اضْطُرُّرْتُمْ
 تاد کے ساتھ پڑھا تو نماز صحیح ہے اور اگر اِلَّا مِنْ خِطْفِ الْخِطْفَةِ میں ظاد
 کی جگہ تاد پڑھ دی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۲۵۶)

اگر کسی نے صِ ا ط کی جگہ صِ ا ت پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی
 اور اگر ا ظ لم و ا ط غی کی جگہ ا ت غی تار کے ساتھ پڑھ دیا . یا مَا يُنطقُ عَنِ
 الْهُوٰی میں طاد کو تاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے (کبیری ص ۲۵۶)
 اگر کسی شخص نے کوئی لفظ مکرر پڑھ دیا اور اس سے معنی میں تغیر ہو گیا جیسے
 رَبِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اور مَالِكِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ تو نماز فاسد
 ہو جائے گی (شامی ص ۲۲۵)

قراءت میں غلطی کا قاعدہ کلیہ

قراءت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلہ میں فقہاء نے یہ قاعدہ کلیہ لکھا ہے کہ
 وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہو گیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر
 لازم آتا ہو تو نماز ہر جگہ فاسد ہو جائے گی خواہ تین آیت کے پہلے ایسی غلطی ہوئی ہو
 یا تین آیت کے بعد اور وہ غلطی جس سے حرف کی ہنیت میں فرق آگیا ہو مثلاً
 'بر' زیر، پیش بدل جائے، یا 'شدید' تخفیف یا مد و قصر میں فرق ہو جائے تو نماز
 فاسد نہ ہوگی، البتہ اگر بہت تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہو جائے جس کے سبب مراد سے بہت دور
 معنی بن جائے جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ نہیں، خواہ تغیر ایک
 حرف میں ہو یا زیادہ میں۔

اسی طرح ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا اور معنی بدل گیا پس اگر ان دونوں
 حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر فرق کر سکتا تھا، اگر نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے

گی۔ اور اگر ان دونوں حرفوں میں فرق کرنا دشوار رہا جیسے سین اور صا میں اور ظا اور ضا میں اور طا اور تاد میں۔ پس اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور بلا قصد اس طرح زبان سے نکل گیا یا ایسا نادانانہ اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھ دیا اور معنی متغیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن شریف میں کسی جگہ آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ اور اگر اس لفظ کے زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا۔ لیکن قرآن شریف میں کہیں وہ لفظ موجود ہے تو نماز بالاتفاق درست ہے، اور اگر وہ لفظ قرآن میں کسی جگہ نہیں آیا ہے تو اس میں اختلاف ہے امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہو جاتی ہے اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی بہر حال مذکورہ بالا صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجلش پیدا کرتے اور آسانی کا لحاظ کرتے ہیں اور نماز کے درست ہونے

کا حکم دیتے ہیں اور متقدمین حضرات نماز کے اعادہ کرنے کو کہتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا لحاظ کرتے ہیں۔ لہذا نماز پڑھنے والوں کو ان مسائل میں احتیاط سے کام لینا بہتر ہے۔ اور ضرورت کے وقت اپنے مقامی علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے (شامی ص ۱۲۷)

قواعد میں کوئی کلمہ کم کر دیا

اگر پڑھتے پڑھتے کسی نے درمیانِ قرات سے کوئی کلمہ کم کر دیا۔ پس اگر

اس کی سے معنی میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا تو نماز درست ہے جیسے کسی نے یوں پڑھ دیا جِزَاءُ سِیِّئَةٍ مِثْلَهَا یعنی ایک سِیِّئَةٍ کلمہ کر دیا۔ اور اگر معنی میں تغیر پیدا ہو جائے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی راجح قول ہے (کبریٰ ص ۲۵۲)

ہر رکعت میں پوری سورہ پڑھے

بہتر یہ ہے ہر رکعت میں پوری پوری سورہ پڑھے۔ اگر ایک رکعت میں کسی سورہ کا کچھ حصہ اور دوسری رکعت میں کسی دوسری سورہ کا کچھ حصہ پڑھے تو یہ بھی جائز ہے لیکن بلا ضرورت افضل بھی نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۱۱۱)

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی آیت یا دو چھوٹی آیتیں پڑھیں تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (کبریٰ ص ۲۷۵)

ہونٹ بند کر کے قراوت کرنا

بعض لوگ نماز میں اس طرح قراوت کرتے ہیں کہ چپ چاپ اپنے دونوں ہونٹ بند کیے رہتے ہیں اور دل میں سوچتے اور تصور کرتے ہیں اس طرح پڑھنے سے قراوت کارکن ادا نہیں ہوتا ہے۔ قراوت کارکن ادا ہونے کے لیے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ ہونٹ صحیح طور پر نکلیں اور اس کے پاس والا یا وہ

خود اپنی قرأت سن کے (صغیری مجتہائی ص ۱۵۰)

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار فقہاء کرام نے حسب ذیل آیتوں کے برابر بتائی ہے اور یہی مقدار ایک لمبی آیت کی قرار دی گئی ہے وہ چھوٹی تین آیتیں یہ ہیں۔
 ثُمَّ نَظَرَهُ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ
 (صغیری ص ۱۵۰)

رکوع اور سجدہ میں سہو

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا، اور دوسری رکعت سے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہیے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کرے اور پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدہ ہو کرے اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع تصور کیا جائے گا، اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت سمجھی جائے گی اور اس صورت میں بھی سجدہ ہو کر نا واجب ہے (عالم گیری ص ۶۷، ۱۷)

کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا

کسی شخص نے پہلی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا اور اسے دوسری رکعت میں یاد آیا کہ میں نے پہلی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا ہے پس یاد آتے ہی سجدہ کرے اور باقی ماندہ رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدہ ہو کر لے (عالم گیری ص ۶۷، ۱۷)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھی تو اس پر سجدہ واجب نہیں

البتہ مکروہ تنزیہی ہے یا د آجائے تو پھر رکوع یا سجدہ کی تسبیح کہہ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۶۱ ج ۱)

شک ہو گیا کہ دو سجدے کیے یا ایک

کسی شخص کو نماز میں شک ہوا کہ میں نے ایک سجدہ کیا یا دو، پس ایسی صورت میں اگر کسی طرف ظن غالب نہیں ہے تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (در مختار ص ۱۰۳ ج ۱)

امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

امام کے پیچھے اگر کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا تو اسے چاہیے کہ جس وقت یاد آوے فوراً رکوع یا سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اگر اس وقت نہیں کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع یا سجدہ کر کے پھر سجدہ سہو کرے، اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی تو اس کی نماز نہ ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع کر لیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کر لیا تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

دور کو ع کر لیے

اگر کسی شخص نے نماز میں کسی رکن کو مکرر ادا کر لیا مثلاً دور کو ع کر لیے
تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا (عالم گیری ص ۶۶ ج ۱)

امام نے بھول کر تین سجدے کر لیے

اگر بھولے سے امام تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کا اتباع نہ کریں
البتہ امام پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور سجدہ سہو میں مقتدی اتباع کریں گے۔
(رشامی ص ۲۳۹ ج ۱)

سجدہ سہو واجب تھا اور ادا نہیں کیا

اگر کسی شخص کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اور بھول کر ادا نہیں کر سکا تو
وہ نماز ناقص ہوگی اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے لیکن یہ بات اچھی طرح
سمجھ لینا چاہیے کہ دوبارہ لوٹانے کی صورت میں وہ نماز نفل ہوگی، فرض
اس کا پہلے ہی ادا ہو گیا گو کہ ناقص ادا ہوا، یہ دوبارہ نماز صرف تکمیل ثواب
کے واسطے ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے ساتھ اگر دوبارہ ادا کی گئی اور
اس حالت میں کسی نے فرض کی نیت سے امام کی اقتدا کی تو اس کا فرض ادا
نہ ہوگا اس کو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہوگا (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۲۲۲ ج ۱)

سجدہ سے سہو کرنا سمجھے میں نہیں آیا

اگر نماز میں کوئی سہو ہو جائے اور مسئلہ سمجھ میں نہ آئے کہ اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں، پس ایسی صورت میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہئے
(مستفاد از شامی ص ۲۲۶ ج ۱)

شبہ سے سجدہ سہو واجب نہیں

اگر کسی شخص کو نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہو گیا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں البتہ اگر ظن غالب ہو تو پھر آخر نماز میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۳۹۲ ج ۱)

سجدہ سے سہو میں شک ہوگا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب تھا لیکن قعدہ اخیرہ میں اس کو سجدہ سہو کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سجدہ سہو کیا یا نہیں تو ایسی صورت میں غلبہ ظن پر عمل کرے اور اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرے۔
(شامی ص ۵۲۹ ج ۱)

مقتدی کا امام سے سجدہ سہو کرنا

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مقتدی امام سے سجدہ سہو کرتا ہے اس کی صورت

یہ ہوتی ہے کہ جب امام پہلا سلام پھیرتا ہے تو مقتدی تجیر کہہ کر سجدہ میں چلا جاتا ہے پھر امام اور تمام لوگ اس کی اتباع میں سجدہ سہو کرتے ہیں پس اگر ایسی صورت پیش آگئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

سجدہ سہو کیا اور سلام نہیں پھیرا

اگر کسی نے سجدہ سہو کرتے وقت دائیں طرف سلام نہیں پھیرا یا سامنے ہی سلام کہہ کر سجدہ سہو کر لیا۔ جب بھی درست ہے (شانی ص ۴۶) ۱۷

سجدہ سہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

اگر کسی نے بھول کر پہلے بائیں طرف سلام پھیر لیا اس کے بعد سجدہ سہو کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (عالم گیری ص ۴۵) ۱۷

سجدہ سہو سورج نکلنے کے اندیشہ سے ترک کر دیا

فجر کی نماز میں کسی کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا، لیکن وقت اس قدر تنگ ہے کہ اگر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے گا تو نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے سورج کے نکل آنے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں سجدہ سہو نہ کرے (عالم گیری ص ۴۵) ۱۷

محض شک کی وجہ سے سجدہ سہو کر لیا

اگر کسی پر سجدہ ہو واجب نہیں ہو اگر اسے خواہ مخواہ سجدہ سہو کے واجب ہونے کا شک ہو گیا۔ پس محض شک کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کر لیا تو فتویٰ اس قول پر ہے کہ اس کی نماز درست ہے (شامی ص ۵۶ ج ۱)

امام سجدہ سہو بھول گیا تو مقتدی پر واجب نہیں

اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوا اور اسے سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا تو مقتدی پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱)

سجدہ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر قہقہہ لگایا

کسی شخص کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اس نے بھول کر آخری سلام پھیر دیا پھر قہقہہ لگایا تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اور اس کی نماز پوری سمجھی جائے گی (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱)

متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدہ سہو کافی ہے

کسی غلطی ایک ہی نماز میں متعدد ایسی غلطیاں ہوئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک مرتبہ سجدہ سہو کر لینا سب کی تلافی کے لیے کافی ہے۔

سجدہ سہو میں سہو ہو گیا

اگر کسی کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور سجدہ کی حالت میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں ہے (مبسوط ص ۲۲۷)

لطیفہ

ایک مرتبہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام کسائیؒ سے کہا یہ حضرت امام محمدؒ کے خالہ زاد بھائی تھے اور علم نحو کے زبردست امام تھے اور اسی فن نحو کی خدمت میں لگے رہتے تھے کہ علم فقہ اس قدر اہم علم ہے اور آپ اس کا مشغلہ نہیں رکھتے۔ حضرت امام کسائیؒ نے جواب دیا جو شخص علم نحو کو مضبوط کرے گا تو وہ اس کو تمام علوم کی طرف رہنمائی کرے گا۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا۔ اچھا میں تم سے فقہ کا ایک مسئلہ پوچھا ہوں تم اپنے نحو کے زور سے بتاؤ۔ حضرت امام کسائیؒ نے فرمایا پوچھیے۔ حضرت امام محمدؒ نے یہ مسئلہ پوچھا۔ جس شخص کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور تھوڑی دیر تک سوچتا رہا اس کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں۔ امام کسائیؒ نے جواب دیا کہ اس شخص پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ حضرت امام محمدؒ نے پوچھا آپ نے نحو کے کس قاعدہ سے یہ مسئلہ نکالا حضرت امام کسائیؒ نے فرمایا۔ میں نے اس قاعدہ سے نکالا کہ ایم مصفر کی دوبارہ تصغیر نہیں لائی جاتی ہے۔ حضرت امام محمدؒ امام کسائیؒ کی اس ذہانت سے دنگ رہ گئے (مبسوط ص ۲۲۷)

مسافر نے سجدہ سہو کر کے اقامت کی نیت کر لی

مسافر نے دو رکعت فرض کی نیت باندھی اس میں سہو ہو گیا اور سجدہ سہو بھی کر لیا اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کر لی تو اسے چار نماز پڑھنی ضروری ہوگی۔ اور اخیر میں سجدہ سہو دوبارہ واجب ہوگا (عالمگیری ص ۶۷ ج ۱)

سجدہ سہو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا

امام عشاء کی نماز میں بھول کر تین رکعت پڑھیے گیا پھر اسے خیال آیا کہ تین ہی رکعتیں ہوئیں ہیں لہذا التیمات کو پورا کر کے سہو کر لیا اور پھر تین ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز صحیح نہ ہوگی رکعت کی تلافی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی۔ سجدہ سہو تو واجب کے ترک کرنے پر یا اس کے مقدم و مؤخر وغیرہ کرنے کے موقع پر ہے (رد مختار بر حاشیہ شامی ص ۶۹۳ ج ۱)

سجدہ تلاوت تاخیر سے کیا

نماز میں جب سجدہ کی آیت پڑھے تو اسی وقت سجدہ تلاوت کرنا چاہئے اور اگر مؤخر کر دیا اور نماز کے سجدوں کے ساتھ کیا تو سجدہ سہو کہنا واجب ہے (شامی ص ۴۲۲ ج ۱)

جلسہ استراحت سے سجدہ سہو نہیں ہوتا

دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت سجدہ کر کے ذرا سیڑی پر بیٹھ کر جو اٹھتے ہیں جس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (شامی ص ۲۳۸ ج ۱)

سجدہ سہو تراویح میں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تراویح میں سجدہ سہو نہیں ہوتا۔ یہ قول صحیح نہیں ہے بلکہ تراویح میں بھی اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہو تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ص ۱۰۵ ج ۱)

سجدہ تلاوت رکوع میں

اگر تراویح کی نماز میں سجدہ کی آیت رکوع کے ختم پر آئے یا سورہ کے ختم پر آئے تو اس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ فوراً سجدہ کرے پھر اٹھ کر آگے سے چند آیتیں پڑھ کر پھر رکوع کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کر لے۔ اس سے سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے مگر فوراً رکوع ہونا چاہیے یہ دوسری صورت مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدہ ادا ہوگا اور مقتدیوں کا سجدہ تلاوت رہ جائے گا۔ کیونکہ امام کی نیت کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی

نیت بھی ضروری ہے اور اس صورت میں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو
معلوم نہ ہو سکے گا (شامی ص ۴۲۲/۱)

سجدہ سہو میں صلوٰۃ التبیح کی تسبیح پڑھنا

اگر کسی کو صلوٰۃ التبیح میں سہو ہو جائے تو بجدہ ہو کے سجدوں میں صلوٰۃ
التبیح کی تسبیح یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر نہ پڑھے۔ بلکہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ کہے۔ (شامی ص ۴۲۲/۱)

صلوٰۃ التبیح کی تسبیح رکوع میں بھول گیا اور سجدہ میں پڑھی

اگر صلوٰۃ التبیح پڑھتے وقت رکوع میں سبحان اللہ والحمد للہ
کی تسبیح پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں دو گنا پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں
ہے۔ اسی طرح اگر کسی رکن میں دس مرتبہ کے بجائے پندرہ مرتبہ تسبیحات
پڑھیں جب بھی سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

رکوع یا سجدہ کے بعد قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ کھڑا
نہیں ہوا یا سجدہ سے اٹھ کر جلسہ کی حالت میں اطمینان سے نہیں بیٹھا۔ پس اگر
بھول کر ایسا کیا ہے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے
یا اس طرح کرنے کی عادت بنالی ہے تو ایسی نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ سجدہ

سہو سے تلاوت نہ ہوگی (رشامی ص ۲۲۵/۱۲)

سورہ حج کے آخری سجدہ کا حکم

حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک سورہ حج کا آخری سجدہ واجب ہے
اگر کوئی حنفی مقتدی شافعی المذہب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو حنفی مقتدی
کو بھی چاہیے کہ اپنے امام کے اتباع میں سورہ حج کا آخری سجدہ کرے
(رشامی ص ۴۱۴/۱۲)

ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی اور دوسری رکعت میں
سجدہ تلاوت تاخیر سے کیا

کسی شخص نے ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی مگر اس میں سجدہ کرنا
بھول گیا۔ دوسری رکعت میں یا تیسری رکعت میں جب یاد آئے سجدہ
تلاوت کر لے اور پھر اخیر میں سجدہ نہ ہو کرے۔ (عالم گیری باب سجدۃ التلاوة)

سجدہ تلاوت کی کس قدر تاخیر سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

نماز میں اگر کوئی شخص آیت سجدہ پڑھے تو فوراً سجدہ تلاوت کرنا واجب
ہے۔ اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدہ تلاوت کر لیا ہے تو پھر سجدہ
سہو واجب نہیں ہے (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۲۱)

ایتِ سجده نماز میں دوبارہ پڑھی

کسی نماز میں سجده کی ایت پڑھی اور فوراً سجدہ تلاوت بھی کر لیا۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد پھر وہی ایت سجدہ دہرائی تو اسے دوبارہ سجدہ تلاوت کرنا چاہئے (عالم گیری باب سجود التلاوة)

رکوع میں یا سجده میں التحيات پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع یا سجده میں التحيات پڑھ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (مخطاوی ص ۲۵۰)

رکعت کی تعداد میں سہو

پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا پھر دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر ایک رکن کی مقدار سے کم بیٹھا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر ایک رکن کی مقدار بٹھیا رہا تو اخیر میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ واضح رہے کہ ایک رکن کی مقدار فقہاء نے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر بتائی ہے (عالمگیری ص ۴۵)۔

فجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی یا عصر کی نماز چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی۔ پس اگر قعدہ اخیرہ کر کے زائد رکعتیں پڑھیں ہیں تو اس کا فرض ادا ہو گیا۔ اور دو رکعت زائد نفل ہو جائیں گی البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب نہا (شامی ص ۱۷)۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک ای طرح عصر کے بعد سورج غروب ہونے

تک نفل پڑھنا مکروہ ہے لہذا یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر فجر کی دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی یا عصر کی چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی۔ اور سجدہ کرنے کے بعد اس کا فرض صحیح ہو گیا اور زائد رکعتیں نفل ہو گئیں تو چونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے اس لیے مسئلہ مذکورہ میں کراہت کا ارتکاب لازم آتا ہے پس اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل پڑھنا اس وقت مکروہ ہے جب کہ ایسا قصد کرے اور اگر بھول کر یا کسی مجبوری سے پڑھ لی تو مکروہ نہیں ہے۔ (شامی ص ۱۷۱)

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

اگر رکعت کے شمار میں سہو ہو جائے تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بنا کرے یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جس کو بجزرت شک ہو رہا ہے اور اگر کسی کو ایسی عادت نہیں ہے بلکہ اتفاقاً کبھی شک ہو جائے تو وہ از سر نو نماز پڑھے (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۱۷۱)

چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھا لی

اگر امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھا لی اور سلام پھیر دیا اس کے بعد مقتدیوں میں تذکرہ ہوا تو اللہ اکبر کہہ کر امام چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور اخیر میں سجدہ ہو کر کے نماز پوری کی پس اگر امام نے کوئی بات چیت نہیں کی تھی تو اس کی نماز اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی

نماز درست ہوگئی۔ لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے ان کی نماز نہیں ہوگی انہیں از سر نو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی (شامی ص ۶۹۱ ج ۱)

چوتھی رکعت میں التحيات پڑھ کر پانچویں کے لیے کھڑا ہو گیا

امام اگر چوتھی رکعت میں التحيات پڑھ کر بھولے سے پانچویں کے لیے کھڑا ہو گیا تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو اختیار ہے جی چاہے تو امام کی اقتداء میں کھڑے ہو جائیں اور جی چاہے تو بیٹھے رہیں لیکن مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی (کبیری ص ۲۳۱)

صورتِ مذکورہ میں پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدہ ہو کرے۔ اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کو چاہیے کہ چھٹی رکعت بھی بلا لے اور اخیر میں سجدہ ہو کرے اس کے چار فرض صحیح ہو گئے اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (عالم گیری ص ۶۷ ج ۱)

پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتداء کی

آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور اس حالت میں کسی نے امام کی اقتداء کی تو چونکہ یہ دونوں رکعتیں امام کی نفل ہوں گی۔ اس لیے اقتداء کرنے والے کی نماز فرض صحیح نہ ہوگی۔ (مستفاد از عالم گیری ص ۶۷ ج ۱)

مسافرنے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی

کسی مسافر نے دو رکعت یعنی قصر نماز پڑھنے کے بجائے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں۔ پس اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر کے اٹھا ہے تو اس کی فرض نماز درست ہے لیکن سجدہ ہو و واجب ہے اور آخر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ اور اگر مسافر امام ہے اور مقتدی مقیم ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔
(شامی ص ۱۷۱)

یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی پھر سلام کے بعد کسی نے شک لایا

اگر کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا۔ سلام کے بعد ایک دو آدمیوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پڑھی تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے دوسروں کا قول معتبر نہ ہوگا۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۱۷۱)

دو رکعت نفل میں سہو ہوا پھر سجدہ سہو کے بعد چار کا ارادہ کر لیا

کسی نے دو رکعت نفل کی نیت کی اور اس میں اس سے سہو ہو گیا اور سجدہ سہو بھی کر لیا اس کے چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کر لیا تو اس کے چاروں رکعت نفل صحیح ہو جائیں گے لیکن اخیر میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ لیکن اس کے لیے بہتر یہ تھا کہ وہ ظنیہ سے دو رکعت پڑھتا اور اس پر بناء نہ کرتا۔
(عالمگیری ص ۱۷۱)

وتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہو گیا

اگر کسی کو وتر کی نماز میں شک ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری پس ایسی صورت میں وہ رکعت پوری کرے اور اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور اخیر میں سجدہ ہو بھی کرے (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱)

امام کو شک ہو گیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو

کسی امام نے دو رکعت نماز پڑھائی اور دوسرے سجدہ میں سے اٹھتے ہوئے اسے شک ہو گیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو پس وہ کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھنے لگا کہ اگر وہ اٹھیں تو میں بھی اٹھوں اور اگر وہ بیٹھ جائیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں فرض لقمہ دیئے جانے کی سورت پیدا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس پر سجدہ ہو بھی واجب نہ ہوگا (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱)

ظہر کی چار رکعت سنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت باندھنی اور اس اثناء میں ظہر کی نماز باجماعت شروع ہو گئی اور اس نے دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اسے فرضوں کے بعد پوری چار رکعت پڑھنی ہوگی اور پہلی والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۳۰ ج ۱)

تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا

اگر امام تراویح کی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور چار رکعتیں پوری کر لیں تو اخیر میں سجدہ کرنا واجب ہے۔ لیکن تراویح کی نماز صرف دو رکعت ہوں گی۔ پہلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔
(شامی ص ۲۴۲ ج ۱)

تراویح میں تین رکعت پڑھ لی اور قعدہ نہیں کیا

کسی نے دو رکعت تراویح کی نیت کی اور بھول کر دوسری رکعت پڑھی تو بیٹھا بلکہ تیسری رکعت پڑھی تو وہ نماز واجب الاعادة ہوگی (عالمگیری باب النوافل)

مسافر نہیں مگر اپنے کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی

ایک شخص کہیں سفر میں گیا اور اپنے کو مسافر خیال کیا اور چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہا بعد میں اسے معلوم ہوا کہ اس کا سفر ۸ میل سے کم مسافت کا تھا۔ تو اس کو سب نمازیں مع وتر کے قضا پڑھنی ہوں گی۔

پانچ رکعتیں پڑھ لیں

اگر کسی شخص نے چار رکعت پر قعدہ اخیرہ کیا اور پھر بھول کر پانچویں کے لیے کھڑا ہو گیا اور رکوع و سجدہ بھی کر لیا اور اخیر میں سجدہ سہو بھی کر لیا تو اس کی

چار رکعت نماز درست ہوگئی، اور پانچویں رکعت لغو اور بیکار سمجھی جائے گی۔ اور اگر چوتھی رکعت پر نہیں بیٹھا اور پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو اس کا فرض نفل میں بدل جائے گا۔ اور فرض دو بارہ پڑھنا ہوگا۔

اور فرض دو بارہ پڑھنا مولانا۔

قعدہ اور التحیات میں سہو

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا

فرض یا واجب، یا سنن مؤکدہ نماز میں قعدہ اولیٰ میں بھول کر اگر التحیات کے بعد درود شریف پورا پڑھ لیا یا اللہم علیٰ محمد تک پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (شامی ص ۴۸/۱۶)

سجدہ سہو کر کے التحیات کی جگہ سورہ فاتحہ پڑھ لی

نماز میں کوئی واجب ترک ہوا جس کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کیا سجدہ سہو کیا۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد تشهد پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ ڈالی تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں۔ سورہ فاتحہ کے بعد تشهد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے اس کی نماز صحیح اور درست ہے (عالمگیری ص ۴۶/۱۶)

التحیات کی بجائے قراءت کر لی

اگر کسی نے قعدہ التحیات پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ یا کوئی اور سورہ پڑھ ڈالی تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر پہلے قراءت کی اور اس کے بعد التحیات پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر پہلے التحیات پڑھی اس کے بعد قراءت

کی تو سجدہ پہلے قعدہ میں واجب ہوگا اور قعدہ اخیرہ میں واجب نہیں
(طحطاوی ص ۲۵۰)

التقیات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا

اگر کسی نے قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں التقیات پڑھی اور اس کا کچھ حصہ
چھوٹ گیا تو اس پر سجدہ ہو واجب ہے خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل۔
(عالمگیری ص ۴۶ ج ۱)

قعدہ اولیٰ بھول گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی فرض نماز یا سنت مؤکدہ نماز میں قعدہ
اولیٰ یعنی دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو سجدہ ہو واجب ہوگا۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۷۱ ج ۱)

نوافل میں قعدہ اولیٰ بھول گیا

سنن غیر مؤکدہ یا نفل نمازوں میں قعدہ اولیٰ نہیں کیا اور چار رکعتیں پڑھ
لیں تو قاعدہ کے مطابق (یعنی نفل کی دو رکعت مستقل نماز ہوتی ہے) نماز
فاسد ہو جائے گی لیکن فقہاء نے بطور استحسان (خلاف قاعدہ) ان چاروں
رکعتوں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے جائز اور صحیح بتایا ہے البتہ
قاعدہ اولیٰ نہ کرنے پر سجدہ ہو کرنا ہوگا (مراقی الفلاح ص ۲۲۸)

نفل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ دیا

چار رکعت نفل کی نیت باندھی اس کے قعدہ اولیٰ میں التعمیات پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھ لیا تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں بلکہ چار رکعت والی نفل نمازوں میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود پڑھ کر ہی اٹھنا چاہیے۔
یہی مستحب ہے (در مختار ص ۹۵ ج ۱)

قعدہ اولیٰ میں دو دفعہ التعمیات پڑھ دی

قعدہ اولیٰ میں اگر کسی نے دو مرتبہ التعمیات پڑھ لی تو سجدہ ہو کر نا واجب ہے (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

قعدہ اخیرہ میں دو دفعہ التعمیات پڑھ دی

اگر کسی نے قعدہ اخیرہ میں دو مرتبہ التعمیات پڑھ لی تو سجدہ ہو کر نا واجب نہیں (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

قعدہ اولیٰ میں التعمیات پڑھ کر خاموش رہا

قعدہ اولیٰ میں التعمیات پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پس اگر اس کی خاموشی ایک رکن کی مقدار ہو گئی ہے تو اس پر سجدہ ہو واجب ہے اور اگر ایک رکن سے کم خاموشی رہی تو سجدہ ہو واجب نہیں ہے (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

قعدہ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے قعدہ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا اس کے بعد فوراً یاد آیا پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی ہے تو تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے پھر اپنی نماز پوری کر کے اخیر میں سجدہ سہو کرے (شامی ص ۴۹۲ ج ۱)

قعدہ اولیٰ بھول گیا اور قعدہ اخیرہ میں یاد آیا

اگر کسی نے قعدہ اولیٰ بھول کر ترک کر دیا اور اسے سے قعدہ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے قبل یاد آیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اسی وقت سجدہ سہو کرے (رد مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۲۲ ج ۱)

امام کے پیچھے التحیات رہ گئی

اگر امام کے پیچھے کسی نے التحیات نہیں پڑھی تو اس کا اعادہ کرنا ضروری نہیں اور نہ مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے (شامی ص ۴۹۵ ج ۱)

قعدہ اولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا

امام بھولے سے قعدہ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا یا پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا تو بیٹھ گیا تو اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور صحیح قول کے مطابق اس

کی نماز صحیح ہے لیکن امام نے برا کیا، کھڑے ہو جانے کے بعد اسے لوٹنا نہ چاہیے تھا بلکہ اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے تاکہ مقتدی بھی اٹھ جائیں (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۹۷ ج ۱ و بسوط ص ۲۲۷ ج ۱)

قعدہ اولیٰ کے بغیر کس حد تک اٹھ جانے پر سجدہ سہو واجب ہے

اگر دو رکعت پڑھ کر قعدہ اولیٰ نہیں کیا اور جھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا پس اگر اس قدر کھڑا ہو گیا کہ گھٹنے زمین سے علیحدہ نہیں ہوئے یا گھٹنے زمین سے علیحدہ ہو گئے لیکن ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے بلکہ کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی درمیان حالت میں ہے اور اس وقت یاد آ گیا تو اسے بیٹھ جانا چاہیے، اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑا ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر نہ لوٹے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (شامی ص ۴۹۷ ج ۱)

تراویح میں تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا

تراویح کی نماز میں اگر امام دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو لوٹ آئے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (شامی ص ۴۹۶ ج ۱)

درد شریف سے دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی نے قعدہ اخیرہ میں درد شریف مکمل دو مرتبہ پڑھ لیا یا نصف درد

شریف یعنی اللہم بارک علی محمد سے لیکر حمید مجید تک دوبارہ
پڑھ لیا تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں (شامی ص ۱۹۳ ج ۱)

ادھا درود شریف پڑھا

اگر کسی نے نصف درود شریف پڑھ کر بھولے سے دعاء مانورہ شروع
کر دی پھر خیال آیا تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف
پورا پڑھے اس کے بعد دعا پڑھے اور اس پر سجدہ ہو واجب نہیں۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۲۲۵ ج ۱)

التحیات پڑھ کر سو گیا

کوئی شخص التحیات پڑھ کر نماز میں ہی سو گیا کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو اسے
چاہیے کہ سجدہ ہو کر لے۔ اس کی نماز ہو جائے گی (در مختار ص ۱۱ ج ۱)

التحیات بھول گیا اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا اور درود اور دعا وغیرہ پڑھ کر
سلام پھیر دیا اور سلام پھیرتے وقت یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سجدہ ہو کر
پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے (عالمگیری ص ۴۴ ج ۱)

اخروی رکعت میں التحيات کے بعد کھڑا ہو گیا پھر بیٹھا گیا

کوئی شخص آخری رکعت میں یعنی قعدہ اخیرہ میں التحيات پڑھ کے کھڑا ہوا پھر فوراً بیٹھا گیا یا کچھ پڑھ کر بیٹھا دونوں صورتوں میں بیٹھ کر پہلے التحيات پڑھے۔ پھر سجدہ ہو کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پیرے اور مختار بر حاشیہ شامی ص ۱۱۱

قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا

اگر کسی نے بھول کر قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور پانچویں رکعت یا تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور پانچویں یا تیسری رکعت کا سب سے پہلے واجب یاد آیا تو اس کا فرض نفل کی شکل میں پڑ جائے گا لہذا چاہیے کہ ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت پوری کرے اور اخیر میں سجدہ نہ ہونے کرے یہ پھر رکعتیں نفل ہونگی۔ فرض از سر نو پڑھنا ہوگا۔ اور اگر پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا پھر قعدہ اخیرہ کے لیے لوٹ آیا تو اس صورت میں اس کا فرض درست ہے اور سجدہ واجب ہوگا۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۱۱۱ و عالم گیری ص ۶۶)

التحيات اور درود کے بعد سجدہ سہو یاد آیا

کسی کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اسے التحيات پڑھ کر سجدہ سہو کرنا یا درود پڑھنا یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اسی وقت سجدہ سہو کرے۔ پھر التحيات وغیرہ پڑھ کر سلام پیرے۔ (عالم گیری ص ۶۶)

مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ نہیں کیا

اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ چھوڑ کر بھولنے سے چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو چوتھی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آ جائے تو لوٹ آئے اور سجدہ ہو کر لے۔ اس کی نماز درست ہے اور اگر چوتھی رکعت کا سجدہ کر لینے کے بعد یاد آیا تو اس کی چاروں رکعتیں نفل ہونگی۔ اس صورت میں سجدہ ہو کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۶۷)

قعدہ اخیرہ میں التعمیات درود اور دعا کے بعد کچھ سوچنا رہا

کسی نے قعدہ اخیرہ میں التعمیات، درود شریف اور دعا پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں ہے (شامی ص ۷۰)

قعدہ اخیرہ میں السلام علیکم کہہ کر مقتدی نے لقمہ دیا

امام نے چوتھی رکعت پر قعدہ کیا اور بھول کر التعمیات کے بعد کھڑا ہو گیا، پیچھے سے ایک مقتدی نے السلام علیکم کہہ کر لقمہ دیا تو اس کی نماز درست ہے، اگرچہ ایسے موقع پر زید کو بجان الشکر کہنا چاہیے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وتر کی نماز میں بھی قعدہ اولیٰ واجب ہے

وتر کی نماز میں رکعات مثل مغرب کے ہے اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے لہذا اگر وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ ترک کر دیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

اشامی ص ۶۲۳ ج ۱

امام کے پیچھے مقتدی کی التیحات کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مقتدی کی التیحات ابھی تک ختم نہیں ہوئی تو مقتدی کو چاہیے کہ التیحات پوری کر کے سلام پھیرے اور اگر درود و عباد مالوہ رہ گئی ہو تو اس کے رہ جانے سے کوئی حرج نہیں۔ امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے اور اگر امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو جس کی التیحات رہ گئی ہو اس کا بھی التیحات پوری کر کے کھڑا ہونا بہتر ہے اور اگر التیحات پوری کیے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب بھی نماز ہو جائے گی۔ (شامی)

تیکیرات میں سہو

تیکیر کہنا مجہول گیا

ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت یا سجدے سے اٹھتے وقت

جو تکبیر الہدایہ کی جاتی ہے ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کھینا بھول گیا تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں، البتہ اگر عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سجدہ ہو واجب ہوگا۔ مگر چونکہ عیدین کی نماز میں مجمع زیادہ ہوتا ہے اس لیے راجح قول یہ ہے کہ سجدہ نہ ہو نہ کرے۔ (عالمگیری ص ۶۵)

تکبیر تحریمیہ دوبارہ کہی

کسی شخص نے تکبیر تحریمیہ کے نماز شروع کی اور قراءت بھی کر لی، اس کے بعد تکبیر تحریمیہ کے بارے میں شک ہوا لہذا اس نے دوبارہ تکبیر کہی اور قراءت کا بھی اعادہ کیا، پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمیہ شروع میں کہی تھی تو اس کے اوپر اخیر میں سجدہ ہو واجب ہے۔ (مبسوط للسخری ص ۲۲۲)

امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا چاہیے

اگر امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہونے وقت تکبیر کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیے
(رکبیری ص ۳۱۳)

تنبیہ

اکثر و بیشتر اماموں کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت تکبیرات انتقائیہ

حرکت انتقالیہ کے ساتھ ساتھ نہیں کہتے بلکہ کبھی تو منتقل ہونے کے بعد تکبیرات کہتے ہیں اور کبھی دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر ختم کر دیتے ہیں، مثلاً قیام کی حالت سے منتقل ہو کر رکوع میں جاتے ہیں، تو بعض چمکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اور بعض اس قدر چھوٹا اللہ اکبر کہتے ہیں کہ رکوع میں پورے طور پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جاتی ہے اسی طرح سجدہ میں جلتے وقت اور سجدے سے دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت بھی کرتے ہیں، واضح رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر کی سنت کامل ادا نہیں ہوتی، کامل سنت اس وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ تکبیر شروع کرے اور جو نہی دوسرے رکن میں پہنچنے تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔ اور بعض امام اللہ اکبر کو اس قدر لاپتے ہیں کہ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک ان کی تکبیر کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس درجہ الاپنا مکروہ ہے۔ (کبیری ص ۲۱۳)

عید کی دوسری رکعت میں زائد چھوڑ کر امام رکوع نہیں چلا گیا

امام نے عید کی نماز میں دوسری رکعت میں بھول کر زائد تکبیریں چھوڑ دیں اور رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آتے ہی رکوع سے اٹھ کر تکبیرات کہیں اور اس کے بعد پھر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ نماز درست ہو گئی، اور اس پر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ عید کی نماز میں بہت بھڑکتی ہے اس لیے سہو ہونے سے بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا (شامی ص ۸۲)

وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا

وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر کہنے کے بجائے رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آیا تو لوٹ آیا اور تکبیر کہہ کر دعاء قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے اور نماز پوری کرے اور اگر دعاء قنوت کے لیے نہیں لوٹا جب بھی نماز درست ہے اور دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۲۷/۱۷)

عیدین کی زائد تکبیروں میں ایک تکبیر رہ گئی

عیدین کی زائد تکبیریں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک تکبیر چھوٹ گئی تو سجدہ سہو واجب ہے لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ عیدین کی نماز میں سجدہ سہو نہ کرے کیونکہ مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔
(در مختار ص ۹۵)

عیدین کی تکبیروں میں ایک دو تکبیر زیادہ کہہ ڈالی

امام نے عیدین کی زائد تکبیروں میں بھول کر ایک دو تکبیر زائد کہہ ڈالی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔
(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۸)

اللہ اکبار یا اللہ اکبر کہنا

بعض امام تکبیر کہنے میں بڑی سبے احتیاطی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہنے کے بجائے "اللہ اکبار" کہتے ہیں یعنی بار اور راد کے درمیان الف بڑھا دیتے ہیں، اسی طرح بعض امام لفظ اللہ کے شروع میں مکتوبتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں۔ یہ دونوں بالکل غلط ہیں، ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اگر تکبیر تحریمہ میں اس طرح کہہ دیا تو نماز کا شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا (صغیری مجتہد ص ۱۲۲)

تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر امام سے پہلے کہہ دیا

بعض دفعہ مقتدی بھی ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں جس سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً امام کے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے سے پہلے مقتدی اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں یا امام کے لفظ اللہ ختم ہونے سے پہلے ہی لفظ اللہ کہہ دیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوتا۔ ان مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ پھر سے اللہ اکبر کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھیں۔ (صغیری مجتہد ص ۱۲۲)

اللہ اکبر سیدھے کہڑے ہو کر کہنا

اگر مقتدیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا تو اس کے ساتھ

رکوع میں شریک ہونے کے لیے سیدھے کھڑے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں اس طور پر کہ ان کی اللہ اکبر کی آواز رکوع میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے اس طرح نماز میں شریک ہونا درست نہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی۔ تکبیر تحریمیہ سے فارغ ہونے تک کھڑا ہونا فرض ہے۔ یعنی سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جائے اس کے بعد رکوع کے لیے جھکنا چاہیے۔ (صغیری مجتہد ص ۱۴۳)

مریض کے لیے تکبیر تحریمیہ کھڑے ہو کر کہنا

ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن تکبیر تحریمیہ کے وقت کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمیہ باندھے۔ پھر بیٹھ کر اپنی نماز پوری کرے۔ بغیر شدید تکلیف اور ناقابل برداشت مشقت کے قیام کا ترک کرنا جائز نہیں ہے (صغیری ص ۱۴۳)

اذکار و تسبیحات میں سہو

اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز میں اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء بھول کر چھوڑ دی تو سیدہ ہر واجب نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

صلوۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی

صلوۃ التیسح میں قرأت کے بعد بھول کر اگر رکوع میں چلا گیا اور قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی تو اس کی نماز صحیح ہے، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔
(مستفاد از عالمگیری ص ۶۵)

رکوع یا سجدہ میں بسم اللہ پڑھ دی

اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (ہدایہ ص ۱۴)

نماز میں اللہ اللہ یا اللہ کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی عارض کی وجہ سے اللہ اللہ کہہ دیا یا اللہ اللہ کی ضرب لگا دی تو صحیح قول کے مطابق اس کی نماز درست ہے اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (مستفاد از عالمگیری ص ۶۵)

اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا امین بلند آواز سے کہہ دی

اگر کسی نے بلند آواز سے اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا امین کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (عالمگیری ص ۶۶)

امین غلط لقمہ سے کہی

اگر کسی نے نماز میں سورہ فاتحہ پڑھ کر آمین کی بجائے آمین یا آمین یا آمین کہا
تو نماز فاسد ہو جائے گی (شامی)

نمازی نے کسی دوسرے کے ولا الضالین پر امین کہہ دی

کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ سنی اور
اس کے ولا الضالین کہنے پر نمازی نے آمین کہہ دی تو علماء متاخرین کے
نزدیک اس آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نمازی نے کسی کی دعا پر امین کہہ دی

کسی شخص نے نماز سے باہر کوئی دعا مانگی اس پر کسی نے نماز کی حالت میں
آمین کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

چھینکنے والے نے جواب الجواب میں امین کہہ دی

دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے ان میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس پر
تیسرے شخص نے جو نماز سے باہر تھا یہ حکم اللہ کہا اس پر ان دونوں نمازیوں
نے نماز پڑھتے ہیں آمین کہہ دی تو چھینکنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور
دوسرے کی درست رہی۔

چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کی چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہہ دیا تو جواب دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر خود چھینکنے والے نے اپنے آپ کو یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

خوشی کی خبر پر الحمد للہ کہہ دیا

کسی نے خوشی کی خبر سنائی تو نماز کی حالت میں اس کا جواب الحمد للہ کے ساتھ دے دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بری خبر سن کر انا للہ پڑھی

کسی نے کوئی بری خبر سنائی اس پر کسی نے بحالت نماز انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ دی۔ پس اگر اس خبر سے اس کا مقصد جواب تھا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔

بطور جواب قرآن کا کوئی ٹکڑا پڑھا

کسی شخص نے نمازی سے بحالت نماز دریافت کیا کہ تمہارے پاس کیا

لے اللہ تم پر رحم کرے ۱۲ ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں ۱۲ اللہ ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے ۱۲

مالی ہے، اس نے جواب میں الخیل والبغال والبیہر پڑھ دیا۔
 (۲) ایک شخص سے جس کا نام یحییٰ تھا کسی نے بحالت نماز یہ کہا یا یحییٰ خذ
 الکتاب بقوة۔

(۳) کسی شخص سے جس کا نام موسیٰ تھا بحالت نماز ماتک بيمينک یا موسیٰ، پس
 ان تینوں صورتوں میں کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ حالانکہ یہ الفاظ قرآن
 پاک کے ہیں۔

دستک دینے والے کو سبحان اللہ کہہ کر جواب دیا

کوئی شخص کرے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے باہر سے دستک دی
 اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو نمازی نے اندر سے سبحان اللہ یا لا الہ الا
 اللہ پڑھ کر یہ بتلادیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی
 ایسے ہی اگر اپنے امام کو کوئی بات یاد دلانے کے لیے مقتدی نے سبحان اللہ کہہ
 دیا تو نساہت فاسد نہ ہوگی

کسی کام کا حکم دینے کے لیے سبحان اللہ کہنا

اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو کام کا حکم دینے کی غرض سے یا کسی کام
 سے روکنے کی غرض سے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد ہو جائے

۱۱ گھوڑے اور چپر اور گدھے ۱۲ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔ ۱۳
 اے موسیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ ۱۴

گی۔ اور اگر کسی نے صرف قراءت میں آواز کو اونچا کر دیا تو نماز فاسد نہ

حسب ذیل کلمات کہہ دیئے

کسی نے نماز کی حالت میں لفظ اللہ سن کر جل جلالہ کہ دیا، یا حضور اکرم
اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی سن کر درود شریف پڑھ دیا، یا اپنے
کی قراءت سن کر صدق اللہ ورسوله کہ دیا، یا مؤذن کی اذان کا جواب
یا شیطان کا نام سن کر لعنہ اللہ یا لعنہ اللہ علیہ کہ دیا۔ پس اگر جواب کے
سے کہے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ
یا اس کی تعظیم یا اس کے دشمن کی توہین کی غرض سے کہا تو نماز فاسد نہ ہو
طرح اگر کسی نے دنیوی و سوسہ کی وجہ سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ
فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی دسوسہ کی وجہ سے پڑھا ہے تو اس صورت
نماز فاسد نہ ہوگی۔

ربناک الحمد کو ربناک الحمد کہنا

اگر تکبیر و تکبیر کہنے والے نے امام کے پیچھے سبح اللہ من حمدہ کہے
پیچھے ربناک الحمد کی جگہ ربناک الحمد کہ دیا۔ یعنی راد کے بعد اور
بعد الف بڑھا دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، حرکتوں کی ایسی
جس کی وجہ سے ایک کے دو حرف بن جائیں یہ لمن مضرا و منفسد صلوة

(شامی ص ۲۲۲)

رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھ دیا

اگر کسی شخص نے رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم ظاہر سے پڑھنے کے بجائے
 اس سے پڑھ دیا یعنی سبحان ربی العظیم پڑھ دیا تو اسے اس سے فاسد ہو جائے گی۔
 اس سے عموماً لوگ ناواقف ہیں۔ رکوع کی تسبیح اس شخص کے لیے پڑھنا سنت
 ہے جو العظیم کی ظاہر کو خوب ظاہر کر کے پڑھ سکتا ہو اور جس شخص سے ظاہر ادا
 ہوتی ہو تو اسے العظیم کی جگہ الکریم کہنا چاہیے۔ یعنی سبحان ربی الکریم کہنا چاہیے
 (رشامی)

مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام اٹھ گیا۔

اگر مقتدی نے رکوع کی تسبیح یا سجدہ کی تسبیح میں مرتبہ پوری نہیں پڑھی کہ
 امام اٹھ گیا تو چونکہ مقتدی کے لیے امام کی البعداری واجب ہے اس لیے
 امام کے ساتھ مقتدی کو بھی سر اٹھالینا چاہیے، تسبیحات کی تعداد پوری کرنے
 کی غرض سے تاخیر نہیں کرنی چاہیے (رشامی)

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَلِّ جِدَدَہٗ کَبْرَہٗ دِیَا

اگر کسی نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَلِّ جِدَدَہٗ کَبْرَہٗ دِیَا کی جگہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَلِّ جِدَدَہٗ کَبْرَہٗ دِیَا تو بعض علماء
 کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اس لیے صحیح تلفظ کا خیال رکھنا چاہیے۔

امام کے لیے ۵-۵ مرتبہ تسبیحات کہنا بہتر ہے۔

امام کے لیے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے تاکہ مقتدیوں کو بخوبی تین تین مرتبہ پڑھنے کا موقع مل جائے۔ (رشامی)

اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے بھی پانچ پانچ مرتبہ پڑھنا افضل ہے۔

رصغیری،

دعائے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے

اگر امام دعا قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کو چاہیے۔ اگر وہ دعا قنوت پڑھ کر امام کے رکوع میں شریک ہو سکتا ہے تو پڑھ کر اسے رکوع میں جانا چاہیے اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ دعا قنوت پڑھ کر رکوع میں شریک نہیں ہو سکتا تو مقتدی بھی دعا قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے۔ اگر رکوع کر کے دعا قنوت یاد آئی اور اس نے کھڑے ہو کر دعا قنوت پڑھی تو اس کو اب دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ دوبارہ رکوع میں گیا اور کوئی شخص اگر اس رکوع میں شریک ہوا تو اس رکعت کا پانے والا نہیں سمجھا جائے گا اور مذکورہ بالا ہر صورت میں سجدہ ہو کر نا واجب ہوگا۔

دعائے قنوت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورہ ملا نا بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دعا قنوت پڑھ گیا

اور سورہ ملانا بھول گیا۔ پھر رکوع میں پہنچ کر اس کو یاد آیا تو اب اس کے لیے
 ضروری ہے کہ وہ دوبارہ اٹھ کر سورت پڑھے۔ پھر اس کے بعد دعائے قنوت
 پڑھے پھر دوبارہ رکوع بھی کرے اور اخیر میں سجدہ ہو کرے (شامی)

مقتدی کی قنوت پوری نہ ہوئی اور امام رکوع میں چلا گیا

اگر امام دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی نے ابھی تک
 دعائے قنوت ختم نہیں کی تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ دعائے قنوت چھوڑ
 کر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے (مططاوی ص ۱۶۶)

دعائے قنوت پہلی یا دوسری رکعت میں پڑھی

اگر کسی نے وتر کی نماز میں بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت
 پڑھ لی تو اب اس کو تیسری رکعت میں دعائے قنوت نہ پڑھنی چاہیے۔ البتہ اخیر
 میں سجدہ ہو کر نا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کو شک ہو گیا کہ یہ دوسری
 رکعت ہے یا تیسری تو اسے چاہیے کہ اس رکعت میں دعائے قنوت پڑھے
 اور التیمات کے لیے بیٹھے پھر اس کے بعد جو رکعت پڑھے اس میں دوبارہ
 دعائے قنوت پڑھے۔ (مططاوی ص ۱۶۶)

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار سے کم ٹھہرا

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر رہ قرار ہو جائے اور ایک

مرتبہ سبحان بلی العظیم کہا جاسکے واجب ہے۔ اگر بھول کر اس کو ترک کر دیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اور اگر قصداً ایسا کیا تو دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

دعا ئے قنوت کے لیے اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا

وترکی نماز میں جس طرح دعا قنوت چھوڑ دینے پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر دعا قنوت کے لیے اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (طحطاوی ص ۲۵)

دعا میں بلند آواز سے پڑھ دیں

اگر کسی نے نماز میں ازکار، تسبیحات، دعائیں، التیمات، اور درود شریف وغیرہ کو بلند آواز سے پڑھ دیا۔ تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے (شامی ص ۵۲۱ ج ۱)

مسبق اور لاحق پر سجدہ سہو

مسبق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے

جس شخص کی نماز ایک دو رکعت امام کے ساتھ رہ گئی ہو اس کو مسبوق کہتے ہیں، ایسا شخص امام کے ساتھ سہو کے سلام میں امام کی اقتداء نہ کرے

یعنی امام کے ساتھ سلام نہ پیرے۔ بلکہ صرف سجدہ سہو میں امام کی اقتدا کر کے
(رد مختار بحاشیہ شامی ص ۵۶۱ ج ۱)

مسبق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا۔

کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر
کسی کے یاد دلانے پر کھڑا ہو گیا۔ پس اگر کسی کے کہنے سے یا کہنی مارنے سے
فوراً کھڑا ہو گیا۔ تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر کچھ دیر ٹھہر کر یا خود یاد کر کے
کھڑا ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ البتہ اس پر سجدہ سہو واجب ہے (شامی ج ۱ ص ۵۲۲)

مسبق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہو گیا

مسبق نے اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتے وقت بھول کر کوئی واجب
ترک کر دیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے (شامی ج ۱ ص ۵۵۷)

مسبق نے مغرب میں چھوٹی ہوئی دو رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا

کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں
چھوٹ گئیں تو امام کے سلام پھرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری
کی کہ درمیان میں قعدہ اولیٰ نہیں کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سجدہ
سہو نہیں کیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ص ۶۹۵ ج ۱)

مسبق نے امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد اقتداء کی

کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس نے سجدہ سہو کیا اس کے بعد
التیحات پڑھنے کی حالت میں کسی مسبوق نے اقتداء کی تو یہ اقتداء درست
اور صحیح ہے بعد میں اس کے ذمہ سجدہ سہو نہیں۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۲۶ ج ۱)

مسبق امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد شریک ہوا

اگر کوئی مسبوق امام کے سہو کرنے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک
ہوا تو وہ بھی امام کے اتباع میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔
(عالمگیری ص ۶۷ ج ۱)

مسبق سجدہ سہو کے دوسرے میں شریک ہوا

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس لیے سجدہ سہو کیا جب دوسرے سجدہ میں
تھا تو کسی نے اگر اس کی اقتداء کی یعنی دوسرے سجدہ میں امام کے ساتھ
شریک ہوا تو پہلے سجدہ کی قضا اس کے ذمہ نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۶۷ ج ۱)

مسبق سہو کے سلام کو اخیری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز
ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا تو اس سے سجدہ سہو ساقط نہ ہوگا۔ اس کو اخیر میں سجدہ

سہو کرنا ضروری ہوگا۔ (عالم گیری صفحہ ۶۶)

امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے

کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور اسے یاد نہ رہا۔ اس نے آخری سلام دونوں طرف پھیر دیا اور مسبوق اپنی چھوٹی ہاتھ کعتیں پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ سہو واجب تھا لہذا امام فوراً سجدہ سہو میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہیے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے۔ پھر جس وقت امام آخری سلام پھیرے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرے۔ واضح رہے کہ اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قراءت اور رکوع کیا ہے وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔ اور اگر لوٹ کر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا جب بھی اس کی نماز صحیح سے ایلین اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے البتہ اگر وہ مسبوق اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نہ لوٹے۔ ایسی صورت میں اگر لوٹ گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالم گیری صفحہ ۶۶)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی باقی

ماندہ رکعت میں سہو ہو گیا

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اٹھ کر اپنی چھوٹی ہاتھ کعتیں پڑھنے لگا۔ پھر اس سے کوئی سہو ہو گیا تو ایک ہی مرتبہ اخیر میں سجدہ سہو کر لینا کافی

ہے البتہ وہ مسبوق سلام کا انتظار کیے بغیر اٹھ جانے پر گنہگار ہوگا۔
 رعالم گیری ص ۶۶

مَسْبُوقِ نَے اِمَامِ نَے پِہلے یَا سَا تَہ سَلَامِ پِہو دِیا

اگر کسی مسبوق نے امام سے پہلے یا امام کے ساتھ ساتھ رکعتیں یا کسی تاخیر کے سلام پھیر دیا۔ تو اس پر سجدہ ہو واجب نہیں۔ لیکن چونکہ اکثر امام کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرتا ہے۔ اس لیے اکثر کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر سجدہ ہو واجب ہے (شامی ص ۶۰)

مَسَا فِرِ اِمَامِ كِے پِہچھے مَقِیْمِ مِثْلِ مَسْبُوقِ كِے ہوتا ہے

کسی مقیم نے مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز پڑھی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب یہ اپنی دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوگا پس اس میں اگر کوئی سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ ہو واجب ہوگا۔ سجدہ ہو کے بارے میں اس کا حکم مسبوق کی طرح ہوتا ہے، پس اگر ایک رکعت ملے تو اپنی تین رکعتیں پڑھنے وقت پہلی دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور اخیر رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ص ۵۵۸) رعالم گیری ص ۶۶

اِمَامِ سَے سَہو ہوا پھر حَداثَہ بھی ہو گیا اور مَسْبُوقِ خَلِیْفَہ بنا

کسی امام سے نماز میں سہو ہوا۔ اس کے بعد اسے حدت بھی لاحق ہوگی

تو اس نے صف میں سے ایک مسبوق کو اپنی جگہ کر دیا تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کر دے لیکن سلام نہ پھرے جس وقت سلام پھیرنا ہو کسی مد رک کو آگے کر دے۔ اور وہ مد رک اگر سجدہ ہو کرے اور پھر التیمات وغیرہ پڑھ کر سلام پھرے۔ مسبوق بھی اس کے ساتھ سجدہ ہو کرے گا۔ (عالمگیری ص ۶۹ ج ۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر خود سے سہو ہو گیا تو دوبارہ سجدہ کرے

اگر امام کے ساتھ مسبوق نے سجدہ سہو کیا پھر اپنی چھوٹی ہونے رکعت پوری کرنے کے لیے اٹھا اور اس میں مسبوق سے کوئی سہو ہو گیا تو اسے اخیر نماز میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (مبسوط للشرعی ص ۲۲۹ ج ۱)

لاحق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرنے

لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جو امام کے ساتھ شروع سے شریک رہا مگر نماز کے درمیان میں حدث وغیرہ پیش آنے کی وجہ سے وضو کرنے چلا گیا، جس سے درمیان میں ایک دو رکعت چھوٹ گئی ہو، یعنی امام کے ساتھ اول و آخر میں شریک رہا اور درمیان میں کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں۔ پس ایسے شخص کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے اور امام جب تک سلام اور سجدہ میں مشغول رہے اس وقت تک وہ چپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے اور جب اپنی چھوٹی نماز ادا کر لے تو اخیر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو کر لیا تو اخیر نماز میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ضروری ہے

در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۶

مسبق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور دعا بھی کوئی پھر یاد آیا

مسبق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر عربی زبان میں دعا بھی مانگ چکا۔ پھر اسے یاد آیا۔ پس اگر بات چیت نہیں کی تو اٹھ جائے اور اپنی چھوٹی ہونٹیں پوری کرے اور اخیر میں سجدہ ہو کر لے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ (شامی ص ۵۶)

مسبق نے زائد رکعت میں امام کی اقتداد کی

ایک شخص مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ میں شریک ہوا اور اس کو یہ علم بھی ہے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے۔ مگر امام کو سو ہو گیا کہ شاید یہ قعدہ اولیٰ ہے۔ اس خیال سے امام اپنی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ تو وہ مسبوق جو امام کی زائد رکعت میں شریک رہا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح وہ شخص جو زائد رکعت میں آکر شامل ہو گا اس کا فرض بھی ادا ہو گا۔ خواہ امام نے اخیر میں سجدہ ہو کر لیا ہو۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۶)

مسبق جہری نماز میں زور سے قراءت کرے یا اہستہ سے

جہری نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی چھوٹی ہونٹیں پوری کرنے کے لیے اٹھے تو اسے اختیار ہے جی چاہے تو زور سے

قراءت کرے اور جی چاہے تو آہستہ سے کرے۔ مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں منفرد کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ زور سے پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۲۹۸ ج ۱)

امام کی نماز نہیں ہوئی تو مسبوق کی بھی نہیں ہوئی

مسبوق فجر کی نماز میں امام کے ساتھ التیمات میں شریک ہوا۔ امام کے سلام پھرنے کے بعد اس نے اٹھ کر اپنی نماز پوری کی۔ پھر معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے امام کی نماز نہیں ہوئی تو اس صورت میں مسبوق کی نماز بھی نہیں ہوئی تو اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ص ۵۵۳ ج ۱)

امام کی نماز میں نقصان ہوا تو مسبوق کی نماز درست ہے

اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوا اور اس نے سجدہ نہیں کیا۔ نماز ختم ہونے کے بعد نماز کا اعادہ کیا تو مسبوق اپنی نیت نہ توڑے بلکہ اپنی نماز پوری کرے۔ کیونکہ نماز ناقص ہونے کی وجہ سے جو اعادہ کیا جاتا ہے وہ صرف تکمیل ثواب کے لیے ہوتا ہے۔ وہ نماز نفل ہوتی ہے۔ اس لیے بعد میں آنے والے بھی اس میں فرض کی نیت سے شریک نہیں ہو سکتے۔

مسبوق قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التیمات پڑھے

امام کے پیچھے قعدہ اخیرہ میں مسبوق کو چاہیے کہ صرف التیمات پڑھے

اور اس طرح ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک ختم ہو اور اگر پہلے ہی
 پڑھ لیا تو اسے اختیار ہے۔ جی چاہے چپ چاپ بیٹھا رہے اور چاہے
 تو کلمہ شہد (یعنی شہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد و عبدہ و رسولہ
 پڑھے اور چاہے تو پوری التیات دوبارہ پڑھے۔ (کبری ص ۱۲۱ ج ۱)

مسبق نے امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں درود اور دعا بھی پڑھ لی

اگر سبق نے امام کے پیچھے قعدہ اخیرہ میں آیات پڑھ کر درود سزا
 اور دعا، شورہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں جدہ ہو واجب نہیں ہے۔

امام کے السلام کہہ دینے کے بعد سبق شریک ہو

اگر کوئی شخص امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہو یعنی امام کے
 لفظ السلام کہنے کے بعد اور لفظ علیکم ورحمۃ اللہ کہنے سے پہلے شریک ہو تو
 اس کی شرکت اور اقتدار صحیح نہ ہوگی۔ سلام کی پہلی میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے
 اس لیے اس صورت میں وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تحریر علیحدہ کہہ کر
 نماز شروع کرے۔ اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔ (شامی ص ۱۲۶ ج ۱)

سلام سے پہلے شریک ہو تو شہد پڑھ کے اٹھے

امام داہنی طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق اگر امام کی نماز میں شامل
 ہو گیا تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ شہد

پورا کر کے اٹھے۔ (شامی ص ۶۳)

مسبق اپنی بقیہ نماز امام کے پیچھے کیسے پڑھے

امام کے پیچھے آخری رکعت میں اگر مسبوق شریک ہو یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو اگر وہ چار رکعت والی نماز ہے تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے گا کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے گا پھر رکوعِ سجدہ کر کے قعدہ کہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اور تیسری رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔ (شامی ص ۵۵)

مشافہ امام کے پیچھے مقیم کو ایک رکعت سے مشافہ

امام مسافر ہے اور مقعدی مقیم ہے اور امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہو تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلے دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور تیسری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ص ۵۶)

مشافہ امام کے پیچھے مقیم التحیات میں شریک ہوا

اگر مسافر امام کے پیچھے کوئی مقیم مسبوق التحیات میں شامل ہوا تو اپنی چھوٹی چوٹی رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ پہلے دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور پھر دو رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ص ۵۷)

مسافر امام کے پیچھے مقیم شروع سے شریک رہا

مسافر امام کے پیچھے مقتدی مقیم پہلی رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں بلا قرأت کے ادا کرے۔ شامی ص ۵۵۶ (۱۷)

مجبوریٰ بنا دگب پڑھے

مسبق کے لیے حکم یہ ہے کہ جب وقت اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھنے کے لیے اٹھے اس وقت ثنا پڑھے اور جس وقت امام کے ساتھ شریک ہو اس وقت اگر امام قرأت بلند آواز سے کرنا ہو تو نہ پڑھے اور قرأت آہستہ کرتا ہو تو اس وقت پڑھ سکتا ہے پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کیلئے کھڑا ہوگا تو اس وقت دوبارہ پڑھ لے گا اور اگر سبق امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ میں شریک ہو تو بکیر تحریر کے بعد ہی ثنا پڑھ لینی چاہیے۔ (در مختار بر حاشیہ مختار ص ۱۷)

مسبق رکوع میں ملے تو تحریر کے بعد ہاتھ باندھنا نہیں ہے

امام رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہے اور کوئی شخص اگر امام کے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہے تو اس کے لیتے بکیر تحریر کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے اس کے بعد رکوع یا سجدہ میں جانا چاہیے۔ اور اگر بکیر تحریر کہہ کر ہاتھ باندھے بغیر رکوع یا سجدہ میں چلا گیا جب بھی نماز درست ہے۔ (البحر الرائق ص ۲۲) (۱۷)

رکوع میں شامل ہوتے وقت تکبیر تحریمیہ کے بعد رکوع کی تکبیر بھی ہے

اگر امام رکوع میں ہے اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو مسنون طریقہ سے کہ تکبیر تحریمیہ کہنے کے بعد پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ اور اگر صرف تکبیر تحریمیہ کہی اور دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا اور امام کے ساتھ شریک ہو گیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہو گئی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۲۲۳ ج ۱)

مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے یا درود و دعا پوری کرے

اگر امام کے پیچھے قعدہ اخیرہ میں مقتدی درود شریف اور دعا مانورہ پوری نہیں پڑھ سکا اور امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کو بھی امام کے ساتھ فوراً سلام پھیر دینا چاہیے۔ البتہ اگر التیحات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیرے۔ (شامی ص ۲۲۹ ج ۱)

قعدہ اولیٰ میں مقتدی اپنا تشہد پورا کر کے اٹھے

قعدہ اولیٰ میں اگر امام التیحات پڑھ کر اٹھ گیا اور مقتدی اپنی التیحات سے فارغ نہیں ہوا تو مقتدی کو اپنی التیحات پوری کر کے اٹھنا چاہیے۔ (شامی ص ۲۲۹ ج ۱)

وتر کے قنوت میں مقتدی اپنی دعائے قنوت پوری کیے بغیر رکوع
میں چلا جائے

رفضان شریف میں وتر کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ اگر تیسری رکعت میں
دعا قنوت پڑھ کر امام رکوع میں چلا گیا اور مقتدی ابھی دعا قنوت نہیں پڑھ
سکا تو اسے امام کے ساتھ اپنی دعا قنوت پوری کیے بغیر رکوع میں چلا جانا چاہیے
جس قدر بھی دعا قنوت پڑھ لی کافی ہے۔ واجب ادا ہو گیا۔ (شامی ص ۱۲۹ ج ۱)

امام نے سورۃ والناس پڑھی ہو تو مسبوق کو نسی سورۃ پڑھے

ایک شخص مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوا اور امام نے دوسری
رکعت میں شامل ہوا اور امام نے دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی
تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے۔ پورے قرآن
میں سے جو سورت چاہے اور جہاں سے چاہے پڑھے۔ کیونکہ قراوت کے سلسلہ
میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہوتی ہے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۵ ج ۱)

لاہق اپنی نماز کس طرح پوری کرے

ایک شخص نے چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑھی تھی
کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا وہ فوراً وضو کرنے کے لیے گیا وضو کر کے آیا تو امام
قعدہ اخیرہ میں یا تیسری رکعت میں ملا۔ اب اسے پہلے اپنی قنوت شدہ رکعت بلا
قراوت کے پڑھنی چاہیے اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پائے تو امام کے ساتھ

شامل ہو کر لقیہ ارکان پورے کرے اور اگر وہ پہلے امام کے ساتھ شامل ہو گیا پھر امام کے سلام پھینکنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت ادا کی جب بھی اس کی نماز درست ہے مگر مکروہ ہے اور گنہگار ہوگا۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۵۶ ج ۱۷)

لاحق امام کے ساتھ سجدہ بسو نہ کرے

لاحق کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ ہونہ کرے اور جب تک امام سلام اور سجدہ میں مشغول رہے۔ اس وقت تک وہ چپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے اور جب اپنی باقی ماندہ نماز ادا کرے تو اخیر نماز میں سجدہ ہو کرے اور اگر امام کے ساتھ سجدہ ہو کر لیا تو اخیر نماز میں پھر اس کو سجدہ ہو کر نا ضروری ہوگا۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۴۰۶ ج ۱۷)

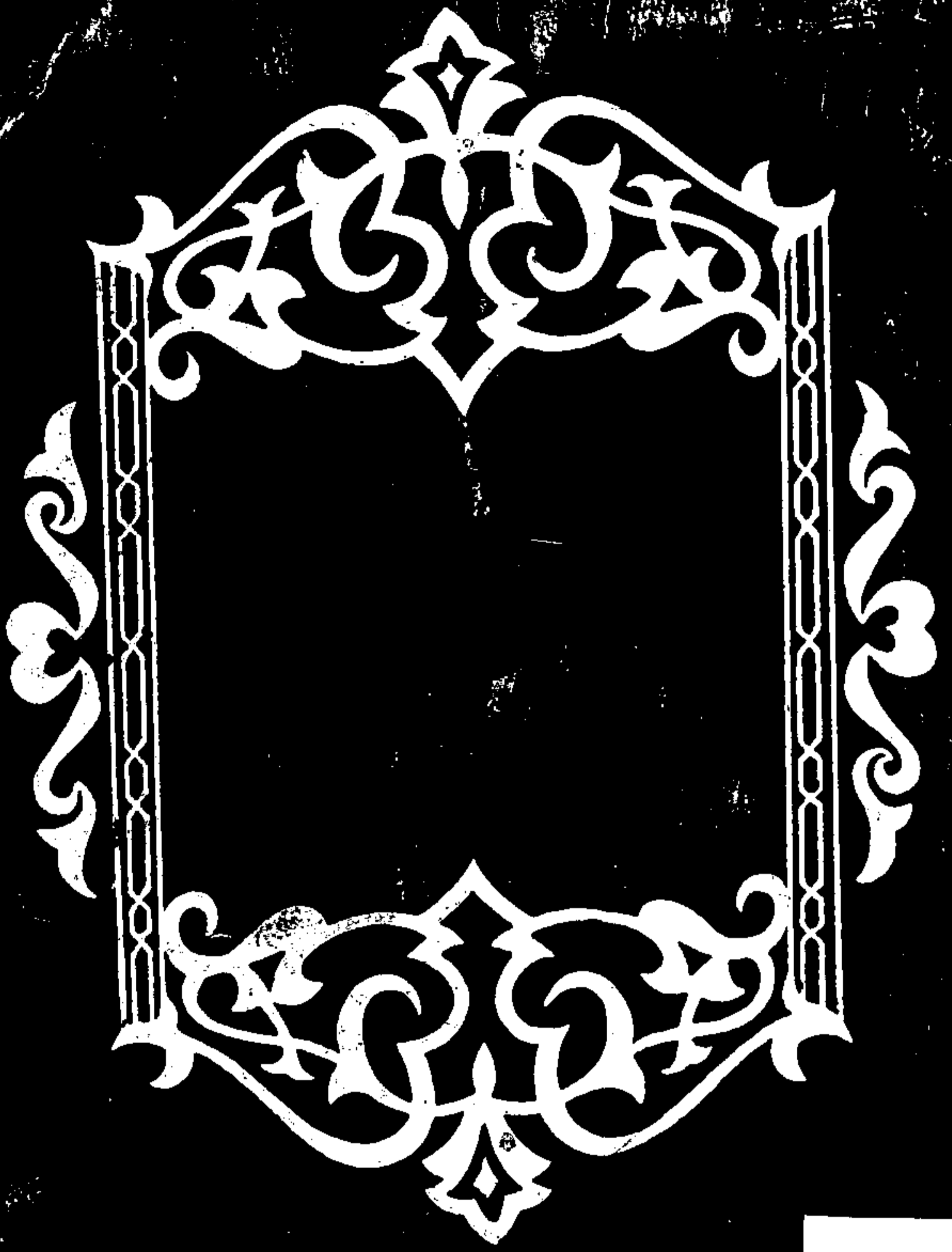
مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

رمضان شریف میں وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں اگر شریک ہوا پس اگر تیسری رکعت پوری پالی ہے تو امام کے ساتھ دعاء قنوت پڑھے بعد میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر تیسری رکعت کے رکوع میں شریک ہوا جب بھی بعد میں دعاء قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (مراقی الفلاح ص ۲۲۵)

لاحق کو وضو کے وقت شک ہوا اور کچھ دیر بھوارھا

اگر کسی کو نماز میں حدیث ہوا اور وہ وضو کرنے کے لیے گیا جانے کے بعد شک ہوا اب شک کی وجہ سے کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر وضو کیا تو اس پر سجدہ ہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱۷)

تمت بالخیر



ادارة اسلاميات • لاہور